فہرست مضامین

نمبر مضامین	مضمون	صفحہ
۱	اِنسان کی آواز وحرف و لفظ کی بناوٹ	۹
۲	اِنسان کی آواز کی تعداد اوراس کے حروف	۱۱
۳	حکایت لام الف	۱۶
۴	حکایت متعلق مخرج حروف	۲۱
۵	مخرج ہمزہ - ہ - الف	۲۶
۶	مخرج ح - ع	۲۹
۷	مخرج خ غ	۲۹
۸	مخرج ٹ چ ڈ ڑ - ژ	۳۰
۹	مخرج ق	۳۰
۱۰	مخرج ک گ	۳۰
۱۱	مخرج ج ش ی	۳۰
۱۲	مخرج ض	۳۱
۱۳	مخرج ل - ن	۳۱

صفحہ	مضمون	نمبر مضامین
۳۲	مخرج دال ط ت ر	۱۴
۳۳	مخرج ص ز س	۱۵
۳۴	مخرج ظ ذ ث	۱۶
۳۵	مخرج ف ب پ م واو	۱۷
۳۶	فرق اواز و مخرج الف ع	۱۸
۳۶	فرق اواز و مخرج ت ط	۱۹
۳۷	فرق اواز و مخرج ث س ص	۲۰
۳۸	فرق اواز و مخرج ح ہ	۲۱
۳۸	فرق اواز و مخرج ذ ز ظ ض	۲۲
۳۹	قاعدہ صحیح مخرج دریافت کرنے کا	۲۳
۴۰	کس کس زبان کے کتنے کتنے حرفوں سے لفظ بنتے ہیں۔	۲۴
۴۱	حکایت متعلق زبر۔ زیر۔ پیش۔ ساکن تشدید۔ مد۔ موقوف۔ تنوین۔ غنّہ۔	۲۵
۴۸	حرف کی بڑی آواز کن وسایل سے ہوتی ہے	۲۶
۵۱	حکایت شمس الرحمان متعلق نہ دینے اواز لام	۲۷
۵۷	حکایت مصطفےٰ متعلق اس کے کہ تلفظ کے خلاف حرف۔ی۔کیوں تحریر میں آتی ہے	۲۸

نمبر مضامین	مضمون	صفحہ
۲۹	حکایت متعلق تلفظ و تحریر ہذا و لہذا	۶۰
۳۰	حکایت متعلق اس کے کہ گمبد کو گنبد کیوں لکھتے ہیں۔	۶۲
۳۱	حکایت تلفظ و تحریر الفاظ خوش و خواب وغیرہ	۶۳
۳۲	حکایت متعلق طریقہ تعلیم اردو	۶۶
۳۳	بیان متعلق اضافت	۷۶
۳۴	طریقہ تحریر ہمزہ	۷۷

دیباچہ

عربی، فارسی اور اُردو کے الفاظ میں نیچے لکھے ہوئے 13 حروف ایسے استعمال میں آتے ہیں جن کی آواز بظاہر ایک دوسرے کے مشابہ (ملتے ہوئے) ہیں حالانکہ اُن کی آواز میں کچھ نہ کچھ فرق ضرور ہے۔

الف - ع

ت - ط

ث - س - ص

ح - ہ

ذ - ز - ظ - ض

ان 13 حرفوں کی آوازوں کے سمجھ لینے سے تو وہ آوازیں اُنھیں حروف سے لکھی جاسکتی ہیں کہ جن سے لکھی جانی چاہئیں۔ مگر ان آوازوں کے فرق کو نہ پہچاننے کی وجہ سے اکثر املا میں غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ مثلاً آواز س سے لکھنی چاہیئے وہ ص سے یا ث سے

لکھ دی جاتی ہے یا ط سے لکھی جانے والی آواز کو **ت** سے ۔ علاوہ اس کے یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ پیش (نام حرکت) کی آواز کو نہ سمجھ کر پیش کی بجائے **واوٗ** لکھ دیتے ہیں ۔ جیسے **اُس** کی جگہ **اُوس** ۔ **اُن کے** کی جگہ **اُون کے** ۔ غرضیکہ وہ املا جو اس غلط طریقہ پر لکھی جائے وہ صحیح نہیں ہو سکتی ۔

سنسکرت ۔ عربی کی تعلیم میں ہر حرف کا مخرج (جس کو سنسکرت میں اُچّارن استھان اور انگریزی SEATS OF UTTERANCE کہتے ہیں) بتلایا جاتا ہے ۔ مگر فارسی یا اُردو کی تعلیم میں زبانِ عربی و فارسی کے حروف کے مخرجوں کی تعلیم کے متعلق کوئی بھی کتاب موجود نہیں ہے اس لئے اکثر دیکھا جاتا ہے کہ طالب علموں سے مشتبہ آواز رکھنے والے حرفوں کے لکھنے میں زیادہ تر غلطی ہوتی ہے اور فارسی و اُردو کے تعلیم یافتہ بھی اکثر **حل** کو **ہل** اور عام کو آم بولتے ہیں۔ اور ان کی آوازوں کے فرق کو اپنے تلفظ میں ظاہر نہیں کر سکتے ایسا بولنا مخرج سے ناواقف ہونے کی وجہ سے ہے اور جب تلفظ صحیح نہیں ہے تو املا کیسے صحیح ہو سکتی ہے اور اسی بناپر اکثر لوگ فارسی و اُردو کی املا لکھنا مشکل بتلاتے ہیں ۔ اِس مشکل کو آسان کرنے کے لئے

کتب قرات سے مخرج و کتب عربی سے چند قواعد چن کر یہ کتاب مرتب کی گئی ہے اور اس کتاب کا نام رہبر املا رکھا گیا ہے۔

اُمید ہے کہ جو صاحبان غور و خوض (سوچنا) سے اس کو پڑھیں گے اور اس کی مزاولت (ہمیشہ کوشش کرنا) رکھیں گے تو صحیح آواز نکلنے لگے گی اور اِملا میں اُن کی قلم نہ رُکنے پائے گی۔ میری دعا بھی یہی ہے ؎

جو اس کو پڑھیں یا لکھیں جو بشر
وہ ہوں فضل خالق سے سب بہرور

پوکرمل وکیل ہائی کورٹ
الور اسٹیٹ

بیان پہلا

اِملا سے مراد بطورِ خود لکھنا یا دوسرے شخص کی آواز پر لکھنا ہے کہ جس کو انگریزی میں CORRECT SPELLING کہتے ہیں۔

املا صحیح اُسی حالت میں لکھی جا سکتی ہے جبکہ ہر حرف کے مخرج (حرف کی آواز نکلنے کی جگہ) اور بعض حرف کو بڑا اور اور بھاری یعنی پُر (بھرا ہوا) بولنے اور بعض حرف کو ہلکا بولنے کے طریقہ سے واقفیت ہو اور خصوصاً الف - ع - ت - ط ث - س - ص - ح - ہ - ذ - ز - ظ - ض - کی آوازوں میں تمیز کرنے کی قابلیت ہو۔

یہ تو سب کو معلوم ہے کہ سانس کے ذریعہ سے ہوا کی آمد و رفت ہے اور اِسی پر انسانی زندگی کا مدار ہے اور ہوا کے وسیلہ سے ہی آواز پیدا ہوتی ہے - جب اس آواز پیدا شدہ کے ذریعہ انسان اظہار خیال کا ارادہ کرتا ہے تب اُس کی زبان کہ جو اُس کے ارادہ دلی کے تابع (ماتحت) ہے حرف یا لفظ کے مخرج کی طرف قدرتی طور پر

اپنے آپ پہونچ جاتی ہے اور اس سے جو حرف یا لفظ **حلق - تالو - زبان - دانت - ہونٹوں کی** حرکت سے بنے وہ ہی الفاظ آہستہ آہستہ ترتیب وار کلمہ اور جملہ بنے اور ان کے مجموعہ سے کتاب بنی - اور کتاب سے پڑھنے اور لکھنے کی تعلیم شروع ہوئی -

سوال

منہ کے کس کس حصہ سے حروف بنتے ہیں -

بیان دوسرا

زبان سنسکرت - دیوناگری - انگریزی - عربی - فارسی کی ترتیب دینے والے عالموں نے انسان کی آواز کی تشخیص وتحقیق کر کے ہر آواز کے پہچاننے کے لئے ہر آواز کا ایک ایک ایک حرف قایم کیا ہے مگر تعداد آواز میں اختلاف رائے رہا اس لئے تعداد حروف میں بھی فرق ہوا جس کا اظہار نیچے کیا جاتا ہے -

۱	سنسکرت - دیوناگری میں	49 حروف
۲	انگریزی میں	26 حروف
۳	فارسی میں ________	24 حروف
۴	عربی میں ________	28 حروف

چونکہ اُردو زبان سنسکرت - دیوناگری - عربی - فارسی - سے مل کر بنی ہے اِس لئے اس میں سب زبانوں کے حرف موجود ہیں - اس وجہ سے اُردو کے حروف کی تعداد 35 ہے اور ان 35 حروف سے ہی دنیا کے کل الفاظ لکھے اور پڑھے جاتے ہیں -

زبان اُردو کے طالب علموں کو شروع میں ان ہی
35 حروف کا پڑھنا اور لکھنا سکھایا جاتا ہے اس لئے
ان حرفوں کا نام حروف **تعلیمی** ہے۔

نقشہ حروف تعلیمی

نمبر شمار	حروف دیوناگری قائمقام	صورت حرف	صورت حرف لفظ کے شروع میں	صورت حرف لفظ کے درمیان	صورت حرف لفظ کے آخر میں	نام حرف
1	अ	ا	آرام	رام	ملنا	الف
2	ब	ب	بد	محبت	سیب	باء
3	त	ت	تدبیر	پتنگ	بہت	تاء
4	स	ث	ثواب	اثر	غیاث	ثاء
5	ज	ج	جان	بجنور	تج	جیم
6	ह	ح	حلق	محتاج	تنقیح	حاء
7	ख़	خ	خموش	مُخبر	تلخ	خاء
8	द	د	دوات	بدنام	مدد	دال
9	ज़	ذ	ذکر	مذہب	اخذ	ذال
10	र	ر	راستہ	خراب	عطر	راء
11	ज़	ز	زنجیر	بزرگ	عاجز	زاء
12	स	س	سائل	جسم	محسوس	سین

نمبر شمار	حروف دیوناگری قائمقام	صورت حرف	صورت حرف لفظ کے شروع میں	صورت حرف لفظ کے بیچ میں	صورت حرف لفظ کے آخر میں	نام حرف
13	श	ش	شراب	بشر	پیش	شین
14	स	ص	صبح	نصف	شخص	صاد
15	ज़	ض	ضامن	قبضہ	نبض	ضاد
16	त	ط	طوطا	سطر	خط	طاء
17	ज़	ظ	ظلم	منظور	لفظ	ظاء
18	अ	ع	علم	تعلیم	جمع	عین
19	ग़	غ	غایب	چلغوزہ	تیغ	غین
20	फ़	ف	فارسی	سفید	ضعیف	فاء
21	क़	ق	قلم	تقدیر	خلق	قاف
22	क	ک	کبوتر	مکتب	چابُک	کاف
23	ल	ل	لالہ	مُلک	کل	لام
24	म	م	مہربان	آسمان	موسم	میم
25	न	ن	نظر	کنکوّا	کِشن	نون
26	व	و	واویلہ	یوم	خوشبو	واو
27	ह	ہ	ہوا	بہار	راہ	ہاء
28	अ	ا	•	جا	ما	لا

نمبر شمار	قائمقام حروف دیوناگری	صورت حرف	صوت حرف لفظ کے شروع میں	صوت حرف لفظ کے بیچ میں	صوت حرف لفظ کے آخر میں	نام حرف
29	य	ی	یار	نصیحت	راضی	یاء
30	प	فارسی کے حروف پ	پدر	تپش	اسپ	پے
31	च	چ	چاند	بچہ	سچ	چے
	•	ژ	ژالہ	پژمردہ	تراژ	ژے
32	ग	گ	گنگا	منگل	تنگ	گاف
33	ट	اردو کے حروف ٹ	ٹانگ	ہٹا	ہرٹ	ٹے
34	ड	ڈ	ڈول	بڈھا	بیڈ	ڈال
35	ड़	ڑ	•	بڑا	پہاڑ	ڑے

میزان حروف 35

حکایت لام الف و ہمزہ

کہتے ہیں کہ کسی شہر میں ایک شخص بھولا ناتھ بی اے اپنے لڑکے ہری کشن کو اُردو خود پڑھایا کرتے تھے ایک روز سیر کرتے ہوئے بھولا ناتھ نے اپنے ایک دوست سے بسبیل تذکرہ یہ کہا کہ یار کیا پوچھتے ہو کوئی کوئی بات بظاہر معمولی معلوم ہوتی ہے مگر درپردہ اس میں بڑی باریکی ہوتی ہے اور اُس باریکی سے ناواقف رہنے پر بعض دفعہ شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ ایک دن کا تم کو قصہ سناتا ہوں۔

تھوڑے عرصہ پہلے کا ذکر ہے کہ ہریکشن مطالعہ کیا ہوا سبق میرے سامنے پڑھ رہا تھا دوران سبق میں اُس نے ایک جگہ **لام الف** اور **انتہا** دو لفظ پڑھے میں نے اُس کو ٹوکا اور کہا کہ لام الف کیا لا بولو یعنی لا انتہا۔ اُس نے کہا کہ آپ نے تو قاعدہ اُردو کے پڑھانے کے وقت **لام الف** بتلایا تھا آج آپ دونوں حرفوں کو ملاکر لا بتلاتے ہیں یہ کیا بات ہے۔ اس وقت مجکو یہ خیال پیدا ہوا کہ 25 سال پہلے تجکو ترے اُستاد نے بھی لام الف

ہی بتلایا تھا مگر تو نے اپنے اُستاد سے یہ نہ پوچھا کہ یہ لام الف
کیا ہے اور ان دونوں حرفوں کو کیوں مخلوط (ملے ہوئے)
کیا گیا ہے اور ان کا تلفظ علٰیحدہ علٰیحدہ حرف کے نام سے
ہونا چاہیے یا مجموعی تلفظ لا ہونا چاہیے ۔ اس وقت کے
دریافت نہ کرنے سے آج اس بچہ کے سامنے مجھے خاموش
ہونا پڑا ۔ اور بچّہ سے یہ ہی کہنا پڑا کہ اس لام الف کو
پھر سمجھاؤں گا ۔ اب اس کی تحقیق کرنے کی طرف طبیعت
رجوع ہوئی تو اوّل اس کی بابت فارسی اور اُردو تعلیم یافتہ
لوگوں سے پوچھ تاچھ شروع کی تو یہ ہی جواب ملتا رہا کہ
ہم کو بھی ہمارے استاد نے لام الف ہی بتلایا ہے ہم نہیں
کہہ سکتے کہ فی الواقع لام الف ہے یا کیا ۔ تب میں خود
سوچنے لگا اور سوچنے میں طرح طرح کے خیالات پیدا
ہونے لگے ۔ کبھی تو یہ خیال پیدا ہوتا تھا کہ شاید لام الف
دو حرفوں سے کوئی حرف بنایا گیا ہو اور اس حرف کا
نام لام الف رکھا گیا ۔ اس خیال کے جانچ کے لئے
میں نے جس طور الف زبر (اَ) الف زیر (اِ) الف پیش
(اُ) بولا جاتا ہے اس طرح لام الف کو بولنا شروع کیا
تو صرف زبر کے ساتھ بولا گیا مگر زیر و پیش کے ساتھ نہیں
تب یہ خیال آیا کہ حرف دوسرے حرف میں مل کر لفظ

بن جاتا ہے اس لئے یہ دو حرفوں سے بنا ہوا حرف حرف نہیں لفظ ہی ہو سکتا ہے۔

اب دل میں یہ دلیل پیدا ہوئی کہ اگر لفظ ہے تو حروف تعلیمی کے سلسلہ میں ایک یہ ہی لفظ کتاب قاعدہ اُردو میں کیوں لکھا گیا اور جو لکھا گیا ہے تو کچھ سوچ سمجھ کر لکھا گیا ہوگا یا لکھنے میں سہو سے کچھ رہ گیا ہوگا۔

اب اس لفظ کی اصلیت اور قاعدہ اُردو میں اس لفظ لا کے صحیح یا غلط لکھنے کی وجہ دریافت کرنے کے لئے کتابیں دیکھنے کی ضرورت ہوئی اور کئی کتابیں دیکھیں تو ان کتابوں سے کچھ پتہ نہیں چلا۔ آخر تلاش کرتے کرتے کتاب یادگار راضی دیکھی تو اُس سے یہ عقدہ کھُل گیا اور ہری کشن کو اس طرح سمجھایا گیا۔

کہ عربی زبان کے ترتیب دینے والوں نے اوّل ایک اصلی الف قایم کیا اور یہ اصلی الف اکثر ہمزہ کا جانشین بھی ہو جاتا تھا اس لئے اصلی الف اور جانشین الف کے بولنے کے لئے دو نام رکھنے کی ضرورت ہوئی اس وجہ سے اصلی الف کا نام تو لا رکھا اور جانشین کا نام **الف** تجویز کیا اور دونوں کی علیحدہ علیحدہ جگہ قایم کی یعنی الف کی جگہ تو سب حرفوں سے پہلے اور اصلی الف اور اس کے

نام لا کی جگہ حرف ۔ ہ ۔ کے پیچھے ۔

اصلی الف کا نام لا اس منشا سے رکھا کہ یہ اصلی الف علیحدہ حرف شمار نہ کیا جاوے اور اس منشا کا پتہ اس کا نام لا ہونا ہی دے رہا ہے کیونکہ لا کے معنی نہیں کے ہیں اور اسی بنا پر عربی زبان کے حروف کی تعداد بجائے 29 کے 28 قایم کی اور اُس کو شمار نہیں کیا گیا۔

اب ہری کشن نے پوچھا کہ جب اصلی الف و جانشین الف دونوں ایک ہی اس صورت ا سے لکھے جاتے ہیں تو ان دونوں کی پہچان کے کیا ذرایعہ ہیں تو میں نے کہا کہ اصلی الف کی پہچان کے 3 طریقہ یہ ہیں۔

(1) یہ اصلی الف زبر۔ زیر۔ پیش کے ساتھ کبھی نہیں بولا جاتا ہمیشہ ساکن رہتا ہے۔

(2) یہ الف ساکن رہنے کی وجہ سے کبھی لفظ کے شروع میں نہیں آتا۔

(3) اس اصلی الف سے پہلے حرف پر زبر ہوگا جیسے مَا۔ جَا۔ ان دونوں لفظوں میں الف سے پہلے حرفوں پر زبر ہے اور دونوں الف ساکن ہیں یہ ساکن الف ہی اصلی الف ہے۔

اور میں نے دل میں یہ خیال کیا کہ کتاب قاعدہ اردو

میں شاید حرف ہ کے بعد اصلی الف اس وجہ سے نہ لکھا معلوم ہوتا ہے کہ یہ الف شمار میں نہیں ہے مگر جب اصلی الف نہیں لکھا تو اُس کا نام لا بھی نہیں لکھنا چاہیئے تھا صرف لا لکھ دینے سے ہی اس لا کی تعلیم کا طریقہ گول مول چلا آرہا ہے۔ اس کے بعد ہری کشن نے پوچھا کہ

ہمزہ کیا ہے؟ کوئی حرف ہے یا کیا میں نے کہا کہ

حروف تعلیمی میں سب سے پہلے جو الف ہے اس کا صحیح نام ہمزہ ہے۔ اور اس ہمزہ کی صورت مقررہ یہ ء ہے۔ یہ ہمزہ کوئی حرف نہیں ہے ایک علامت ہے نہ اس کی کوئی خاص آواز ہے یہ ہمزہ ہمیشہ لفظ کے شروع میں الف کی صورت میں لکھا جاتا ہے اور الف پر جیسی حرکت ہوگی ویسی ہی آواز دیتا ہے جیسے أَس - إِس - أُس - پس سمجھ لینا چاہئے کہ ہمزہ نے اپنی صورت الف متحرک کی اختیار کی ہے۔ ایک اور مثال اصلی الف اور جانشین الف کی پہچان کے واسطے یہ دی جاتی ہے

امّا - اس لفظ کے شروع میں جو الف متحرک ہے یہ تو ہمزہ ہے۔ اور آخر میں جو الف غیر متحرک ہے وہ اصلی الف ہے۔

ہمزہ علاوہ الف کے واؤ - ی کی صورت بھی اختیار کرلیتا ہے۔ جب ہمزہ پیش کے ساتھ بولی جاتی ہے تو واو کی صورت اختیار کرلیتی ہے جیسے آؤنگا - جاؤنگا - جاؤ۔

جب ہمزہ زیر کے ساتھ بولی جاتی ہے تو ی کی صورت اختیار کر لیتی ہے جیسے آئی - گئی - اس ہمزہ کے لکھنے کے متعلق قاعدہ آیندہ بتلایا جائے گا - مگر میں نے اب تک جو کچھ کہا ہے وہ سمجھ گئے یا نہیں - ہری کشن نے کہا کہ خوب سمجھ گیا - پھر میں نے پوچھا بتلاؤ

سوالات

(۱) لا کیا ہے ؟

(۲) ہمزہ کن کن حرفوں کی کس کس حالت میں صورت اختیار کرتا ہے ؟

ہری کشن نے ٹھیک ٹھیک جواب دیدیا - یہ سارا قصہ دوست نے سُنکر بھولا ناتھ سے کہا کہ یار تمہارے قصہ میں وقت تو بہت نکل گیا - لیکن بات بھی نئی معلوم ہُوئی - اچھا اب لوٹ چلو -

حکایت - کہا جاتا ہے کہ ملک ایران سے ایک مولوی صاحب رحمت اللہ نامی معہ اپنے شاگرد احمد کے حج کو تشریف لے گئے - ایک روز مکہ معظمہ کی کسی مسجد میں بعد نماز عشاء احمد نے یہ نعت پڑھنا شروع کی -

نعت

بزم کونین نمائش ہے تمہاری ساری
حق نے یہ بزم تمہیں سے سنواری ساری

خلق تو ظلم کرے اور خدا فضل کرے
سچ تو یہ ہے کہ یہ خاطر ہے تمہاری ساری
پاس عاشق کے جو کچھ شے ہے وہ معشوق کی ہے
تم خدا کے ہو خدائی ہے تمہاری ساری
تم بنا دو گے قیامت میں تو بن جائیگی
ورنہ بگڑی ہوئی باتیں ہیں ہماری ساری

حاضرینِ مسجد احمد کی خوش آوازی و مضمونِ نعت سے محظوظ ہوئے۔ جب نعت ختم ہوگئی تو قاری محمد امین صاحب نے کہ جو امام مسجد تھے۔ احمد کے خوش گلو ہونے کی بہت تعریف کی اور احمد سے پوچھا کہ تم کس مُلک کے رہنے والے ہو اور کس سے تعلیم حاصل کی ہے؟ احمد نے عرض کی کہ جناب بندہ ملک ایران کا رہنے والا ہے اور آنجناب سے (اپنے اُستاد کی طرف اشارہ کرکے کہا) تعلیم علم حاصل کی ہے۔ قاری صاحب نے مولوی صاحب سے کہا کہ جناب مولوی صاحب کیا آپ کے مُلک میں فارسی کی تعلیم کیساتھ قراءت کی تعلیم نہیں دی جاتی۔ مولوی صاحب نے جواب دیا کہ جناب نہیں۔ قاری صاحب نے کہا کہ جب ہی تو آپ کے شاگرد نے نعت کے چند حروف کو غلط ادا کیا مثلاً **حق** کو **ہق**۔ عاشق کو **آشق** وغیرہ وغیرہ۔ مولوی صاحب نے جواب دیا

کہ جناب آپ ان لفظوں کو لکھوا لیجئے۔ احمد صحیح لکھ دیگا۔
قاری صاحب نے فرمایا کہ درسی کتابوں میں ان لفظوں کو لکھے
ہوئے دیکھے ہیں۔ اس لئے اپنے حافظہ کے توسّل سے صحیح لکھ
دیگا۔ اگر کاش کسی موقعہ پر کسی ایسے لفظ عربی کے لکھنے کی ضرورت
پیش آگئی کہ جو نگاہ سے نہ گذرا ہو تو اُس کے لکھنے میں ضرور
غلطی کرے گا۔ حروف شناسی کے بعد ہر حرف کی آواز اور ہر حرف
کے نکلنے کی جگہ کی شناخت کرانا ہر معلّم کا فرض ہے۔ عربی کے 28
حروف میں سے 22 حروف کی آواز تو صاف طور پر علیحدہ
علیحدہ معلوم ہو جاتی ہے۔ مگر یہ 13 حرف۔ الف۔ ع۔
ث۔ ط۔ ت۔ س۔ ص۔ ح۔ ہ۔ ذ۔ ز۔ ظ۔
ض۔ ایسے ہیں کہ جن کی آوازوں میں تمیز کرنے کی خاص
ضرورت ہے۔ کیونکہ لکھنے میں اکثر ان حرفوں میں ہی غلطی
ہوتی ہے۔ اس کے بعد مسجد سے سب لوگ اپنی اپنی قیامگاہ
پر واپس چلے گئے۔ احمد نے سرائے میں آکر مولوی صاحب سے
عرض کیا کہ قبلہ۔ قاری صاحب نے جو 13 حروف کی آواز میں
فرق ہونا بتلایا ہے۔ اگر مرضی مبارک ہو تو ان حرفوں کے متعلق
قاری صاحب سے تعلیم حاصل کر لی جاوے۔ ایسا موقع پھر
میسّر نہ ہوگا۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ قراءت کی کتاب
ایران میں مل جاتی ہیں ان کو دیکھ لینا۔ احمد نے التماس

کی کہ فرمائیے کیا کیا جاوے۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ کیا کیا جائے کل تو مدینہ منوّرہ چلنے کا ارادہ ہے۔ زیادہ سے زیادہ قاری صاحب کے پاس جاکر لکھ لاؤ۔ احمد قاری صاحب کے پاس مسجد میں گیا اور السّلام علیکم۔ قاری صاحب نے وعلیکم السلام کہہ کر پوچھا کہ کہو بھائی کیسے آئے ہو احمد نے عرض کیا کہ بندہ کچھ عرصہ ٹھہر کر عربی حرفوں کے مخرج کے متعلق جناب والا سے تعلیم حاصل کرنے کا اشتیاق رکھتا تھا۔ لیکن جناب مولوی صاحب کا ارادہ کل مدینہ منورہ چلے جانے کا ہے اس وجہ سے تعلیم سے تو مجبوری ہے۔ اگر جناب والا کو ناگوار خاطر نہ ہو تو عربی حرفوں کے مخرج لکھوا دیں۔ قاری صاحب نے فرمایا کہ میرا اصول ہر سائل کے سوال کا پورا کرنا ہے۔ اچھا تو یہ ہوتا کہ کچھ روز ٹھہر کر 13 حرفوں کی آواز کے فرق سمجھ لیتے مگر خیر کل جانے کا ارادہ ہے تو لکھ لو سامنے طاق میں کاغذ قلمدان رکھا ہوا ہے اٹھا لاؤ۔ احمد اٹھا لایا اور لکھنا شروع کرنا چاہتا تھا کہ قاری صاحب نے فرمایا کہ تمہارے ملک میں کتاب قراءت کی مل جاتی ہونگی۔ احمد نے عرض کیا کہ جناب مولوی صاحب بھی ایسا ہی فرماتے تھے۔ قاری صاحب نے کہا کہ تھوڑے دن ہوئے جب ایک قافلہ ہندوستانیوں کا آیا تھا۔ اُن میں سے ایک کے پاس مجموعہ رسائل قراءت

ہندوستان کا چھپا ہوا دیکھا تھا۔ یہ کتاب تمہارے ملک میں
بھی حافظوں کے پاس ضرور ہوگی۔ احمد نے عرض کی کہ قبلہ
میرے حقیقی چچا حافظ ہیں مگر میں نے تو اُن کو بھی حرف
قراءت سے پڑھتے نہیں دیکھا۔ قاری صاحب نے فرمایا کہ
اچھا سب ہی حرفوں کے اول مخرج لکھ لو بعدہٗ 13 حروف
کے فرق لکھا دونگا۔ چنانچہ احمد نے سب کچھ لکھ لیا۔ تب
قاری صاحب نے یہ ہدایت بھی کی کہ حرف بولنے کے وقت
حلق۔ تالو۔ زبان۔ دانت۔ ہونٹوں میں جو باریک
تبدیلی ہوتی ہے۔ اس کا خیال رکھنا۔ اس کے بعد احمد نہایت
ادب کے ساتھ سلام و شکریہ ادا کرتا ہوا سرائے میں واپس
آگیا۔ راقم رہبر املا نے بھی یہ قصّہ سُنا مگر جو نوٹ احمد نے
کیا تھا وہ تو معلوم نہ ہوسکا۔ اس لئے کتب دیوناگری و کتب
قراءت کو دیکھا تو ان میں عربی زبان و دیوناگری کے ہر حرف
کا مخرج اور ان 13 حروف کے مخرجوں اور آوازوں کے فرق
بھی مل گئے جو نیچے درج کئے جاتے ہیں۔

تفصیل مخارج

حلق سے یہ 6 حروف الف۔ ح۔ خ۔ ع۔ غ۔ ہ
اور ہمزہ بنتا ہے۔

اول یہ سمجھ لینا چاہئے کہ حلق کس کو کہتے ہیں۔
حلق عربی لفظ ہے۔اس کے معنی گلے کے ہیں۔ دیوناگری میں حلق کو کنٹھ کہتے ہیں۔ ہر آدمی کا گلا اُس کی اُنگلیوں سے 6 اُنگل لمبا ہے۔ اس کے 3 حصہ 2 - 2 اُنگل کے ہُوئے۔
پہلا حصہ چھاتی کی طرف سے شروع ہوتا ہے۔ دوسرا حصّہ بیچ کا۔ اور تیسرا حصہ دوسرے سے اوپر ہے۔ دیکھو تصویر نمبرا کا گلا۔

ہمزہ - ہ - الف

ہمزہ۔ یہ گلے کے حصہ نمبرا و چھاتی کے اس جو گوشہ □ نشان سے جو تصویر نمبر ایک پر ہے شروع ہو کر مُنہ کے اندر آ کر ہَوا پر ختم ہو جاتا ہے۔
ہ۔ گلے کے پہلے حصہ و چھاتی کے اس گول ○ نشان سے جو تصویر نمبر ایک پر ہے سانس کی مدد سے بنتی ہے۔
الف۔ گلے کے پہلے حصہ سے بنی ہوئی آواز اوپر کو چلی آتی ہے۔ الف تو فقط ایک ہَوا ہے۔ دیکھو تصویر نمبر ایک۔

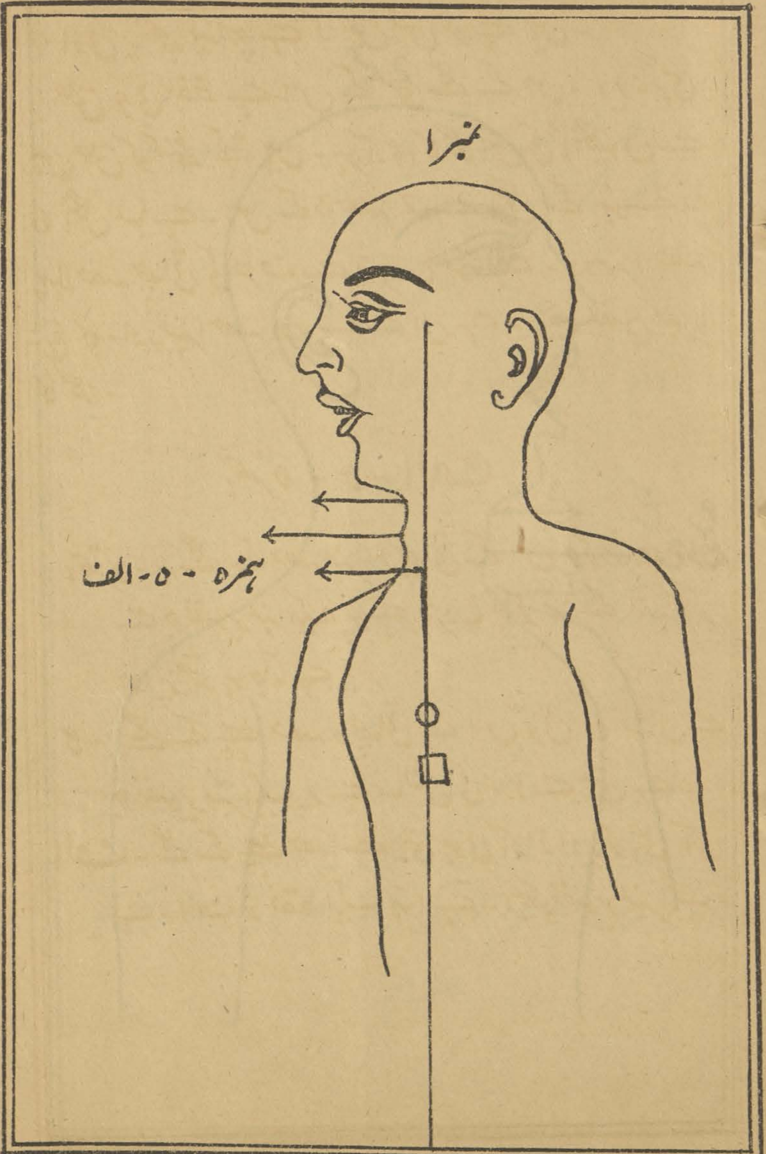
نمبر ۱
ہمزہ - ہ - الف

نمبر 2

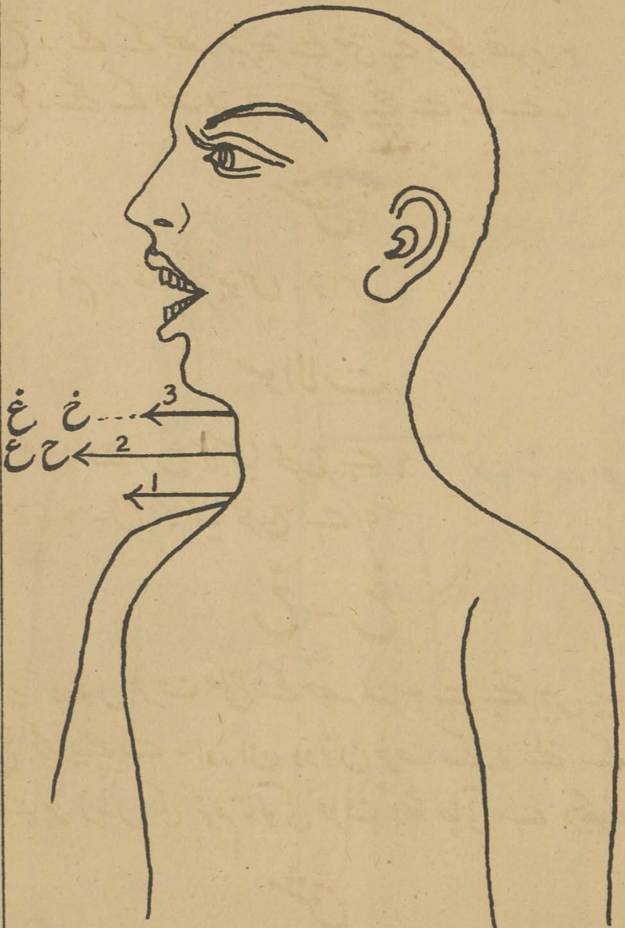

ح ۔ ع

ح ۔ گلے کے حصہ نمبر 2 سے بنتی ہے دیکھو تصویر ۲
ع ۔ گلے کے حصہ نمبر 2 سے کچھ نیچے سے بنتا ہے ۔

مشق

آم ۔ عام ۔ ہوس ۔ حواس

سوالات

(۱) الف و ع کا کیا مخرج ہے ؟
(2) ہ ۔ ح کا کیا مخرج ہے ؟

خ ۔ غ

یہ دونوں حرف حلق کے حصہ نمبر ۳ سے بنتے ہیں لیکن غ کچھ نیچے سے ۔ اور ان دونوں حرف کے بولنے کے وقت جڑ زبان کی نرم تالو کی طرف اٹھ جاتی ہے دیکھو تصویر 2/۱

مشق

غائب ۔ خائف ۔ غلط ۔ خط

تالو سے نیچے لکھے ۱۱ حروف بنتے ہیں۔
اول یہ سمجھ لینا چاہئے کہ مُنہ کے اندر جہاں گوشت کا ٹکڑا لٹکتا ہے وہ ملائم تالو ہے۔اور زبان کے اوپر جو چھت ہے وہ سب حصہ سخت تالو کا ہے۔

ٹ۔ چ۔ ڈ۔ ڑ۔ ژ

یہ پانچ حرف سخت تالو میں زبان لگنے سے بنتے ہیں۔

ق

زبان کی جڑ کو ملائم تالو میں لگانے سے بنتا ہے۔

ک۔ گ

زبان کی جڑ سے ذرا اوپر کی طرف ملائم تالو میں زبان کی جڑ لگنے سے یہ دونوں حرف بنتے ہیں۔

ج۔ ش۔ ی

یہ تینوں حرف زبان کے بیچ کے حصہ کو سخت تالو میں لگانے سے بنتے ہیں۔

مشق

قاش - کاش - گل - گاجر - جمال - جال - شربت - کوشش
یوم - بابو -

ض

یہ حرف زبان کے بائیں کنارے کو اوپر کی بائیں ڈاڑھوں کی جڑ سے لگانے سے بنتا ہے اس کا تلفظ مشکل ہے -

مشق

ضامن - نبض - قبضہ

لام

یہ حرف زبان کی نوک کو سامنے کے اوپر کے دانتوں کی جڑ سے ذرا اوپر سخت تالو میں لگانے سے بنتا ہے -

نُون

یہ دو قسم کا ہوتا ہے - صاف اور غنّہ - اگر نون صاف ہوتا ہے تو زبان کی نوک سامنے کے اوپر کے دانتوں کی جڑ پر لگانے

سے بنتا ہے اور کچھ مدد نتھنوں سے بھی لی جاتی ہے۔ نون غُنّہ فقط نتھنوں سے بنتا ہے۔

مشق

برتن۔ سازش۔ کِنار۔ گنگا۔

سوال

صاف نون اور نون غُنّہ کے مخرج میں کیا فرق ہے؟

ر

اس حرف کا مخرج وہ ہی ہے جو صاف نون کا ہے مگر نتھنوں سے مدد نہیں لیتا اور اس کے بولنے کے وقت زبان میں لرزہ (کپکپی) پیدا ہوجاتی ہے۔

مشق

رحمت۔ رونق۔ رات۔

دال۔ط۔ت

یہ تینوں حرف زبان کی نوک سامنے کے اوپر کے دانتوں

کی جڑ میں لگانے سے بنتے ہیں ط کا مخرج ت کے مخرج
سے کچھ اونچا ہے

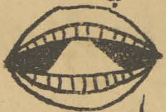

مشق

طوطا ۔ توتو ۔ طبلہ ۔ تیل

سوال

ط ۔ ت کے مخرج میں کیا فرق ہے؟

ص ۔ ز ۔ س

یہ تینوں حرف زبان کی نوک سامنے کے نیچے کے دانتوں کے بیچ کے حصہ میں لگانے سے بنتے ہیں ۔

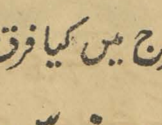

مشق

صابر۔ مسافر۔ صورت۔ شورت

ظ۔ ذ۔ ث

یہ تینوں حروف زبان کی نوک اوپر کے سامنے کے دانتوں کی طرف لگانے سے بنتے ہیں۔ ظ بولنے کے وقت زبان کا بیچ کا حصہ سخت تالو سے لپٹ جاتا ہے۔

مشق

ظاہر۔ ذاث۔ ثالث

سوال

س۔ ص۔ ش کا مخرج بتلاؤ۔

ف

یہ حرف اوپر کے دانتوں کے کنارے کو نیچے کے ہونٹ کی طرف لگانے سے بنتا ہے۔

مشق

کافور ۔ فرصت ۔ فراخ

ب ۔ پ ۔ م ۔ واو

حرف ب ۔ پ ۔ م کے بولنے کے وقت دونوں ہونٹ بند ہوجاتے ہیں اور میم نتھنوں سے کچھ مدد چاہتا ہے ۔ واؤ کے بولنے کے وقت دونوں ہونٹ نہیں ملتے مگر اوپر کے دانتوں کی نوکیں نیچے کے ہونٹ کی طرف ملتی ہیں اور واؤ مُنہ کے اندر پول میں بنتا ہے۔

فرق مخرج

تمام مخرج پڑھنے سے یہ تو معلوم ہوجاتا ہے کہ 35 حروف میں سے ب ۔ پ ۔ ٹ ۔ ج ۔ چ ۔ خ ۔ د ۔ ڈ ۔ ز ۔ ڑ ۔ ژ ۔ ش ۔ غ ۔ ف ۔ ق ۔ گ ۔ کہ ۔ ل ۔

م - ن - واو - ی - ان 22 حروف کی آواز صاف طور پر علیحدہ علیحدہ ہے -

یہ 13 حروف الف ع ت ط ث س ص ح ہ ذ ز ظ ض ایسے ہیں کہ جن کی آواز ایک سی معلوم ہوتی ہے - حالانکہ ہر ایک کے مخرج و آواز میں فرق ہے - جس کی تفصیل یہ ہے -

الف ع

ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ الف حلق کے حصہ نمبر ایک سے ہلکی آواز سے نکلتا ہے اور ع حلق کے حصہ نمبر 2 سے نکلتا ہے - جیسا کہ تصویر کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے علاوہ اس کے ع بڑی اور بھاری آواز سے نکلتا ہے - اور بولنے کے وقت حلق کی رگیں دبتی ہیں -

ت - ط

ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ ت بولنے کے وقت زبان کی نوک، اوپر کے دانتوں کی جڑ میں لگتی ہے - اور اس کی آواز ہلکی ہوتی ہے اور ط بولنے کے وقت اوپر کے دانتوں کی جڑ سے کچھ اوپر زبان لگتی ہے - ط کی آواز بڑی

اور بھاری یعنی بھری ہوئی ہوتی ہے۔

ت

ط

ش ۔س ۔ص

ان تینوں حروف میں یہ فرق ہے کہ ش آہستہ سے نکلتی ہے اور زبانوں کی نوک اوپر کے سامنے کے دانتوں میں لگانے سے بنتی ہے۔ س ض میں سیٹی کی آواز نکلتی ہے ش میں نہیں۔

س ص میں یہ فرق ہے کہ ص بولنے کے وقت اوپر کے دانتوں سے زبان ملتی ہے اور زبان کا بیچ کا حصہ سخت تالو سے کچھ لپٹ جاتا ہے اور ص کی آواز بڑی و بھاری یعنی بھری ہوتی ہے۔ س کی آواز ہلکی ہوتی ہے۔

ش

س

ص

ح ۔ ہ

ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ ح گلے کے بیچ کے حصہّ سے بنتی ہے اور آواز بڑی وبھاری یعنی بھری ہوتی ہے اور ہ گلے کے حصہ نمبر ایک سے آہستہ سے نکلتی ہے۔

ذ ۔ ز

ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ ذ زبان کی نوک اُوپر کے سامنے کے دانتوں کی طرف لگانے سے بنتی ہے اور ذ کے بولنے کے وقت سیٹی کی آواز نکلتی ہے۔ اور ز زبان کی نوک سامنے کے نیچے کے دانتوں کے بیچ کے حصہ میں لگانے سے بنتی ہے۔

ظ ض

ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ ظ نکلتی ہے۔ کنارے

زبان کے سامنے کے اوپر کے دانتوں میں لگانے سے اور ظ کے بولنے کے وقت زبان کا بیچ کا حصہ سخت تالو سے لپٹ جاتا ہے اور ظ کی آواز بڑی وبھاری یعنی بھری ہوتی ہے۔

ض۔زبان کے کنارے اُوپر کی بائیں داڑھوں کی جڑ سے لگانے سے بنتا ہے اس کی آواز بھی بڑی وبھاری یعنی بھری ہوتی ہے۔ اس کا تلفظ مشکل ہے۔

قاعدہ۔ ہر ایک حرف کے صحیح مخرج دریافت کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ جس حرف کا مخرج تلاش کرنا ہو۔ اُس حرف کو ساکن کرکے اُس میں پہلے الف متحرک یعنی جس پر زیر یا زبر یا پیش ہو ملا کر بولا جاوے۔ جہاں آواز ختم ہو وہ ہی اُس کا مخرج ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ وہ حرف صحیح طور سے بولا جاوے۔ جیسے لفظ طویلہ کے لکھتے وقت یہ شک پیدا ہوگیا کہ طویلہ میں ت ہے یا ط۔ اس موقع پر پہلے حرف کی آواز میں الف متحرک ملا کر بولنا چاہئے۔

بولنے کے وقت زبان ط کے مخرج سے جا لگے گی۔

بیان چوتھا

حروف تعلیمی کہ جن سے عربی زبان کے لفظ بنتے ہیں 28 حروف ہیں۔ ان میں سے یہ 8 حروف ث۔ ح۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ع۔ ق عربی کے ہی لفظوں میں آتے ہیں۔ فارسی اور اردو کے لفظوں میں یہ حروف نہیں آتے۔ اگر کسی فارسی کے لفظ میں ان 8 حروف میں سے کوئی حرف آیا ہوگا تو وہ لفظ اصل نہ ہوگا۔ بنایا ہوا ہوگا جیسے حال (ناچنا۔ وجد) اصل میں ہال تھا اور اسیطرح صد (سَو) اصل میں سد تھا لیکن لغت میں بھی ہال کو حال اور سد کو صد لکھتے ہیں مگر ایسے لفظ فارسی میں بہت کم آتے ہیں۔

عربی کے جو باقی 20 حرف ہیں وہ عربی و فارسی کے لفظوں میں ملے جلے آتے ہیں۔

فارسی کے یہ چار حرف خاص ہیں۔

پ۔ چ۔ ژ۔ گ

یہ چار حروف عربی کے لفظوں میں نہیں آتے۔ اس طرح 24 حروف سے فارسی کے لفظ بنتے ہیں۔

اردُو کے یہ 3 حروف خاص ہیں۔

ٹ ۔ ڈ ۔ ڑ

یہ 3 حروف فارسی و عربی کے لفظوں میں نہیں آتے ۔ اس طرح عربی ۔ فارسی اور اردُو کے 35 حروف سے لفظ بنتے ہیں ۔

سوالات

(1) کن کن زبان کے کتنے کتنے حرفوں سے الفاظ بنتے ہیں ؟

(2) عربی و فارسی میں کن کن زبان کے کون کون حروف نہیں آتے ؟

حکایت

کہتے ہیں کہ کسی شہر میں رمیش چندر نامی ودیارتھی (طالبعلم) ہندی پربھاکر کا امتحان دیکر آیا ۔ اس کے بعد اس کا یہ خیال قائم ہوا کہ ایک گریمر لکھوں چنانچہ مزید واقفیت کے لئے اردُو قواعد کی کتاب دیکھنے لگا ۔ مگر خاص خاص الفاظ کے معنی و مطلب سمجھ میں نہ آئے تو اس نے خیال کیا کہ بلا اُستاد علم حاصل نہیں ہو سکتا اس لئے کسی ایسے مولویصاحب کے پاس چلنا چاہئے کہ جو زبان ہندی سے بھی واقف

ہوں - آخر جو بندہ یابندہ - ایک مولوی صاحب کا پتہ لگ ہی گیا - یہ ان کے پاس پہنچا اور عرض کی کہ جناب میں ایک گریمر لکھنا چاہتا ہوں - اس لئے چند قواعد عربی سے واقف ہونے کی ضرورت ہے - مولوی صاحب نے دریافت کیا کہ تم نے کس علم کی تعلیم حاصل کی ہے - رمیش نے کہا کہ قبلہ میں ہندی پربھاکر کا امتحان دیکر آیا ہوں - اور اردو لکھنا پڑھنا جانتا ہوں - مولوی صاحب نے فرمایا - کہ پرسوں دوپہر آنا - رمیش سلام کرکے اپنے گھر آگیا - اس کے بعد رمیش وقت مقررہ پر حاضر ہوگیا - مولوی صاحب نے کہا کیا پوچھنا چاہتے ہو رمیش نے عرض کی کہ جناب دیوناگری میں حرفوں کی آواز سُروں کے ذریعہ ظاہر ہوتی ہے عربی - فارسی میں حرفوں کی آواز ظاہر کرنے کے کیا ذرائع ہیں - اور کتنے ؟ مولوی صاحب نے فرمایا کہ جواب بہت بڑا ہے - مختصر الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا - اس لئے میں کل تم کو لکھ کر دیدوں گا - اس سے تمہارا مطلب حل ہوجائے گا - رمیش بہت خوب کہہ کر چلا گیا - دوسرے روز مولوی صاحب نے جو کچھ لکھ کر دیا اس کی نقل ذیل میں درج ہے -

عربی زبان کے ترتیب دینے والوں نے حرف و لفظ

کے حرفوں کے بولنے کے تو طریقہ تشخیص کر کے ہر لفظ کے پہچاننے کے لئے ایک خاص لفظ اور اُس لفظ کی خاص علامت مقرر کی ہیں۔ جس طرح کہ زمانہ حال میں اسی اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے حرفوں اور لفظوں کی علامتیں مقرر کر کے شارٹ ہینڈ لکھنا اور پڑھنا جاری کیا گیا ہے۔

زبان عربی میں جو الفاظ کی علامت قائم کی ہیں وہ یہ ہیں۔

(۱) بعض حرف لفظ کا درمیانی آواز سے ظاہر ہوتا ہے۔ جس کا مخفف نام فتحہ ہے اور فتحہ کی علامت یہ (َ) ہے یہ علامت حرف کے اُوپر لگائی جاتی ہے۔ اس علامت سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ اس حرف کی آواز درمیانی آواز ہے جیسے اَس۔ فارسی میں اس علامت کا نام زبر ہے۔

(۲) بعض حرف لفظ کا نیچی آواز سے بولا جاتا ہے۔ اس کا مخفف نام کسرہ ہے۔ اس کسرہ کی علامت یہ (ِ) ہے یہ علامت حرف کے نیچے لگائی جاتی ہے۔ اس علامت سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ اس حرف کی آواز نیچی ہے۔ جیسے اِس۔ فارسی میں اس علامت کا نام زیر ہے۔

(۳) بعض حرف لفظ کا اُونچی آواز سے ظاہر کیا جاتا ہے جس کا مخفف نام ضمّہ ہے اور ضمہ کی علامت یہ (ُ) ہے یہ علامت حرف کے اوپر لگائی جاتی ہے۔ اس

علامت سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ اس حرف کی آواز اونچی ہے جیسے اُس۔ فارسی میں اس علامت کا نام پیش ہے۔

(۴) لفظ کے بعض حرف پر انسان بولتا ہوا رک جاتا ہے اس کا مخفف نام جزم ہے۔ اور اس کی علامت یہ (ہ) ہے۔ یہ علامت حرف کے اوپر لگائی جاتی ہے۔ اس علامت سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ اس حرف پر آواز ذرا رکنی چاہیئے جیسے کنکوّا۔ فارسی میں اس علامت کا نام ساکن ہے یہاں یہ اور سمجھ لینا چاہیئے کہ زبر۔ زیر۔ پیش۔ جس حرف پر ہوتا ہے۔ اس حرف کی چھوٹی آواز ہوتی ہے۔ جیسے اَس اِس اُس۔ علاوہ اس کے ہمیشہ ہر لفظ کے پہلے حرف پر زبر یا زیر یا پیش میں سے ایک ضرور ہوتا ہے۔ کیونکہ عربی۔ فارسی اور اردو میں ساکن حرف شروع میں نہیں آتا۔ اگرچہ ساکن حرف کے متعلق اوپر لکھا جا چکا ہے مگر پھر بھی یہاں یہ اور لکھ دیا جاتا ہے کہ ساکن حرف وہ ہے کہ جس پر علامت زبر۔ زیر یا پیش کی نہ ہو۔

سنسکرت اور انگریزی کے لفظ میں ساکن حرف لفظ کے شروع میں ہوتا ہے جیسے سنان स्नान ستری स्त्री سکول स्कूल اگران جیسے لفظوں

کو اُردو میں لکھا جاوے گا تو ان لفظوں کے شروع میں الف متحرک (جس الف پر زبر یا زیر یا پیش ہو) لکھا جائیگا جیسے اَسنان - اِستری - اِسکول -

سنسکرت میں ساکن حرف کو ہل اور انگریزی میں (Consonant) کہتے ہیں -

(۵) لفظ کا بعض حرف دو دفعہ بولا جاتا ہے - اس کا نام تشدید ہے - اس کی علامت یہ (ّ) ہے - یہ علامت حرف کے اوپر لگائی جاتی ہے - اس علامت سے یہ معلوم ہوجاتا ہے کہ یہ حرف دو دفعہ بولا جائے گا - جیسے حُقّہ - فارسی میں اس علامت کا دوسرا نام نہیں ہے تشدید ہی بولتے ہیں -

(۶) بعض لفظ کے شروع میں جو الف ہوتا ہے اس کو دو الف کی آواز کے برابر بولا جاتا ہے - اس کا مخفف نام مد ہے - اس کی علامت یہ (ٓ) ہے - یہ علامت شروع کے الف پر لگائی جاتی ہے اور یہ علامت اوپر لگتی ہے جیسے آسمان - فارسی میں اس علامت کا دوسرا نام نہیں ہے مد ہی بولتے ہیں -

(۷) لفظ کے بعض حرف کے ساتھ لفظ موقوف بولا جاتا ہے - اس کے لئے نہ تو دوسرا لفظ ہے اور نہ کوئی علامت

ہے۔ لفظ موقوف ہی بولا جاتا ہے۔
یہاں یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ لفظ موقوف کہاں اور کس حرف کے ساتھ بولنا چاہیئے۔ لفظ موقوف وہاں بولا جاتا ہے۔ جب ساکن حرف کے بعد دوسرا حرف ایسا ہو کہ جس پر زبر زیر پیش ساکن کی علامتوں میں سے کوئی بھی علامت نہ ہو۔ جیسے گشت میں ش ساکن ہے اور ت پر کوئی علامت نہیں ہے۔ اس حالت میں ت موقوف بولی جائے گی۔
(۸) عربی کے بعض لفظ کے آخری حرف کے ساتھ نون ساکن کی آواز بولی جاتی ہے مگر نون اُس لفظ میں نہیں ہوتا۔ اس کا مخفف نام تنوین ہے۔ اور اس کی 3 علامت یہ (ً) دو زبر۔ (ٍ) دو زیر۔ (ٌ) دو پیش ہے اور ان میں سے ایک علامت حرف پر اسی طرح لگائی جاتی ہے جس طور زبر زیر پیش۔ اور یہ علامت اسم پر لگتی ہے۔ اسم کو دیوناگری میں سنگیا اور انگریزی میں Noun کہتے ہیں۔
اور اسم کی جیسی حالت ہوتی ہے۔ اسی حالت کیمطابق ان دوہری حرکت میں سے لگتی ہے۔ اور اسم کی یہ 3 حالت ہیں:-
(۱) حالت فاعلی Nominative Case.

Glegective Case. (۲) حالت مفعولی

Possassive Case. (۳) حالت اضافی

حالت فاعلی میں دو پیش لگائے جاتے ہیں - جیسے نُورٌ علیٰ نُورٌ -

حالت مفعولی میں دو زبر لگائے جاتے ہیں - جیسے قصداً - فوراً - عمداً -

یہاں یہ اور سمجھ لینا چاہئے کہ زبر کی تنوین میں لفظ کے آخر میں الف اور لکھ دیا جاتا ہے - جیسا کہ اوپر کی ۳ مثالوں سے ظاہر ہوتا ہے - اور جس لفظ کا آخری حرف ۃ مدور ہو تو الف نہیں لکھا جائیگا - جیسے تذکرۃً

فارسی اور اردو کی املا میں زیادہ تر الفاظ دو زبر کے آتے ہیں -

حالت اضافی میں دو زیر لگائے جاتے ہیں جیسے نسلاً بعد نسلٍ -

(۹) لفظ کے بولنے کے وقت بعض دفعہ نون کو ناک کے نتھنوں سے بولا جاتا ہے - اس کا مخفف نام غنّہ ہے اور اس کی علامت یہ (۸) ہے یہ علامت نون کے اوپر لگائی جاتی ہے - اس علامت سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ نون کو ناک کے نتھنوں سے بولا جائے جیسے کنْواں -

فارسی میں اس علامت کا دوسرا نام نہیں ہے ۔ غنّہ ہی بولتے ہیں ۔

عربی زبان کے لفظ کے ہر حرف پر اوپر لکھی ہوئی علامت لگائی جاتی ہیں ۔ فارسی یا اردو میں عام طور پر علامتیں لگانے کا رواج عبارت کو روانی کے ساتھ لکھنے کے لئے ترک کر دیا گیا ہے ۔ مگر ان کی موجودگی سے انکار نہیں اور ہجے کرنے کے وقت ان علامتوں کے نام لینے ہی پڑتے ہیں ۔

یہ تو پہلے ہی لکھا جا چکا ہے کہ زبر زیر پیش حرف کی چھوٹی آواز بناتے ہیں جیسے اَن اِن اُن دیوناگری میں अ इ उ جس حرف کی بڑی آواز بنائی جاتی ہے تو اس حرف میں الف یا واو یا ی میں سے ایک حرف ملا دیا جاتا ہے ۔

الف ۔ بڑی آواز اس وقت دیتا ہے ۔ جب الف سے پہلے حرف پر زبر ہو جیسے حَال دیوناگری میں आ

واو ۔ یہ دو بڑی آواز اُس وقت دیتا ہے ۔ جب واؤ سے پہلے حرف پر یا تو زبر ہو جیسے عَورت دیوناگری میں औ یا جب واؤ سے پہلے حرف پر پیش ہو ۔ جیسے امرُود ۔ دیوناگری میں ऊ

ی ۔ دو بڑی اور ایک چھوٹی آواز دیتی ہے ۔

ایک بڑی آواز اُس وقت جب کہ ی سے پہلے حرف پر زبر ہو جیسے تبیل دیوناگری ہیں ئے دوسری بڑی آواز اُس وقت جب کہ ی سے پہلے حرف پر زبر ہو جیسے زندگی اور جب ی چھوٹی آواز دیتی ہے تو پہچان کے لئے اس یٔ کو اس صورت سے ہیں لکھتے ہیں جیسے مُجھے تجھے۔

مولوی صاحب نے یہ لکھا ہوا مضمون دیتے ہوئے رمیش سے کہا کہ اس کو پڑھ کر سمجھ لو اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آوے تو مجھ سے پوچھ سکتے ہو۔ رمیش شکریہ ادا کرتا ہوا چلا گیا۔ رمیش کو صبر کہاں تھا گھر جا کر سب سے پہلے اس نوٹ کو پڑھا اور پڑھ کر اپنے دل میں کہنے لگا کہ جو مسائل مجھے اور بھی حل کرنے تھے وہ سب از خود مولویصاحب نے لکھ دئے۔ دوسرے روز ہی رمیش نے مولوی صاحب سے دست بستہ عرض کی کہ قبلہ و کعبہ جس تفصیل سے میرے سوال کا جناب نے جواب دیا ہے اُس کا کوئی معاوضہ پیش نہیں کرسکتا۔ یہ نذرانہ (پانچ روپیہ) قبول فرمائیے۔ مولویصاحب نے کہا کہ بھائی علم فروشی گناہ ہے اس قصہ کو تو چھوڑ دو یہ بتلاؤ کہ تم میرے لکھے ہوئے قاعدہ سے مطمئن ہوئے یا نہیں۔ اور خوب سمجھ گئے یا نہیں؟ رمیش

لے کہا کہ جناب خوب سمجھ گیا۔ مولوی صاحب نے پوچھا اگر تم سمجھ گئے ہو تو بتلاؤ؟

سوالات

(۱) درمیانی ۔ نیچی اور اونچی آواز کے لئے کیا کیا خاص لفظ ہیں؟

(۲) تشدید کس حرف پر لگائی جاتی ہے۔ مثال دیکر بتلاؤ؟

(۳) بڑی آواز بنانے کے کیا وسیلہ ہیں؟

رمیش ذہین تو تھا ہی سب کے جواب صحیح صحیح دیدئے مولوی صاحب نے فرمایا۔ ماشاءاللہ آدمی ذہین ہو۔ خدا تمکو تمہارے ارادہ میں کامیاب کرے۔ رمیش نے سر جھکا کر عرض کی کہ نذرانہ تو قبول فرمایئے ورنہ میری دل شکنی ہوگی۔ مولوی صاحب نے فرمایا بھائی مجھے کیوں گنہگار بناتے ہو۔ اصرار نہ کرو۔ رمیش نے کہا کہ قبلہ نذرانہ قبول نہ فرمانے کا میں یہ مطلب سمجھوں گا کہ آیندہ جناب سے گرہر کے متعلق کوئی اور بات پوچھنے کے لئے حاضر نہوں اور مجھے ابھی صرف و نحو کے متعلق کئی پیچیدہ سوالات دریافت کرنے باقی ہیں۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ میں

ایسے معاوضہ کو قبول کرنا مُناسب نہیں سمجھتا تو تم کو بھی ضد کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور تمہارا یہ خیال بھی کہ میں آیندہ اور مسئلہ دریافت نہ کرسکوں گا غلط ہے۔ میرا دروازہ ایسے قابل آدمیوں کے لئے ہر وقت کھلا ہوا ہے اور میں حتی الامکان اُن کی خدمت کے لئے ہمیشہ تیار رہوں یہ بات سُنکر رئیس ناچار اپنے گھر واپس آگیا

حکایت

کہتے ہیں کہ ایک گاؤں میں یدلو نامی ایک غریب زمیندار تھا۔ اس کے دو لڑکے شمسو اور کریم تھے۔ یہ دونوں بھائی اپنے باپ سے اجازت لیکر نوکری کی تلاش میں روانہ ہوئے قسمت نے مدد کی اور یہ دونوں کسی پلٹن میں ملازم ہو گئے اُسی پلٹن میں فیاض الدین نامی ایک حولدار تھا کہ جو رنگروٹوں کو نام لکھنا سکھایا کرتا تہا۔ شمشو و کریم کو بھی اپنے نام لکھنا سیکھنے کے لئے فیاض الدین کے پاس جانا پڑا۔ فیاض الدین نے ایک سلیٹ پر شمس الرحمان اور دوسری پر عبدالکریم لکھدیا۔ اور ان کو ان کے نام کے تلفظ بتلا دئے۔ ایک روز شمس الرحمان نے فیاض الدین

سے کہا کہ تم نے مجھے میرے نام کا تلفظ غلط بتایا ہے۔ اور عبدالکریم کو صحیح - یہ کیوں ؟ فیاض الدین نے کہا کیا غلطی ہے۔ شمس الرحمان نے کہا کہ عبدالکریم اپنے نام میں لام لکھتا بھی ہے اور لام بولتا بھی ہے۔ میں اپنے نام میں لام لکھتا ہوں مگر لام بولتا نہیں۔ اب بتلائیے کہ تم نے شمس الرحمان بولنا غلط سکھایا یا نہیں ؟

فیاض الدین اس اعتراض کو سُنکر خاموش ہو گیا اور دل ہی دل میں کہنے لگا کہ اب میں کیا جواب دوں۔ اپنے نام میں بھی میں لام لکھتا ہوں مگر میں بھی لام نہیں بولتا یہ بات اب تک میرے خیال میں نہیں آئی کہ اپنے نام میں لام کیوں لکھتا ہوں اور کیوں نہیں بولتا۔ جب فیاض الدین چار پانچ منٹ تک خاموش رہا تو شمس الرحمان نے کہا کہ تم کچھ نہیں جانتے میں کوارٹر ماسٹر کے پاس جاکر شکایت کرتا ہوں کہ یہ حوالدار کسی رنگروٹ کو کچھ بتلا دیتا ہے اور کسی کو کچھ۔ اور جب مطلب پوچھا جاتا ہے تو جواب ندارد۔ چنانچہ شمس الرّحمان نے عبدالرحمان کوارٹر ماسٹر سے یہ شکایت کی کہ ماسٹر صاحب آپ کا بھتیجہ فیاض الدّین غلط پڑھاتا ہے۔ اُس نے مجھ کو یہ نہیں بتایا کہ میرے نام میں لام کیوں لکھا جاتا ہے۔ اور پڑھا کیوں

نہیں جاتا اس کو علیحدہ کیا جاوے۔ اگر آپ بوجہ رشتہ داری نہیں سُنیں گے تو میں کمانڈنگ صاحب سے شکایت کروں گا۔

عبدالرحمان اچھے پڑھے لکھے عمر یافتہ تھے۔ مگر اُن کو بھی یہ معلوم نہ تھا کہ میں اپنے نام میں لام لکھتا کیوں ہوں اور بولتا کیوں نہیں۔ آخر اُس نے یہ کہا کہ تمہاری اس معمولی شکایت پر اس کو علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ یہاں سے چلے جاؤ۔

شمس الرحمان ہمیشہ سے ضدی تو تھا ہی سیدھا کمانڈنگ صاحب کی کوٹھی پر چلا گیا۔

کمانڈنگ صاحب برآمدہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور اُن کے پاس دو چار آدمی پڑھے لکھے اور بھی تھے۔ شمس الرحمان نے جاتے ہی فوجی سلام کر کے یہ رپورٹ کر دی کہ کمانڈنگ صاحب مجھکو پلے حوالدار نے غلط پڑھایا ہے۔ اور میں نے کوارٹر ماسٹر سے شکایت کی تو مجھکو پھٹکارا اور کہا کہ چلے جاؤ۔

کمانڈنگ صاحب نے پوچھا کہ بھائی کیا غلط پڑھایا ہے تو اُس نے کُل واقعہ دُہرایا۔ کمانڈنگ صاحب بھی اس کی بات سُنکر چپ ہو گئے اور خیال کرنے لگے کہ میرے

نام صدرالدین میں بھی لام ہے مگر لام یہ بھی نہیں بولتا۔ کمانڈنگ صاحب نے دیگر حاضرین کی طرف اس نگاہ سے دیکھا کہ اُن میں سے ہی کوئی اس کی بات کا جواب دے۔ حاضرین میں ایک مولوی صاحب بھی تھے۔ اُنہوں نے کہا کہ جناب اس شخص کا اعتراض ٹھیک ہے پڑھانے والے کو وجہ ضرور بتانی چاہیئے تھی۔ کمانڈنگ صاحب نے مولوی صاحب سے کہا کہ جناب ۲۵ برس تو مجھے ملازمت کرتے ہوگئے۔ پنشن کا وقت قریب آگیا۔ میں نے بھی کبھی اپنے نام کے حروف اور اُن کے تلفظ پر خیال نہیں کیا تو پے حوالدار جو کہ معمولی اردو جانتا ہے اس کی بات کا کیا جواب دے سکتا تھا۔ مولوی صاحب نے کہا ہاں جناب یہ صحیح ہے۔

کمانڈنگ صاحب نے شمس الرّحمان سے کہدیا کہ اچھا ہم پے حوالدار سے پوچھیں گے اور ہم پرسوں تم کو تمہارے سوال کا جواب دینگے۔ اب تم جاؤ۔ شمس الرّحمان سلام کرکے چلا آیا۔

کمانڈنگ صاحب نے مولوی صاحب سے پوچھا کہ آپ بتلایئے یہ کیا بات ہے؟

مولوی صاحب نے کہا کہ کل کتاب لاکر آپ کو سمجھادونگا

دوسرے روز مولوی صاحب کتاب لیکر آگئے۔ اور کمانڈنگ صاحب کو اس طرح سمجھانے لگے کہ عربی کے ۲ دو لفظ جہاں ملائے جاتے ہیں۔ وہاں اَل دونوں لفظوں کے بیچ اس طرح شامل کیا جاتا ہے کہ پہلے لفظ کے آخری حرف کے بعد الف اور دوسرے لفظ کے شروع حرف میں لام شامل کر دیا جاتا ہے۔ جیسے شمس الرّحمان۔ عبدالکریم میں عربی کے 28 حروف ہیں۔ ان میں سے 14 حروف شمسی اور 14 حروف قمری کہلاتے ہیں۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔

حروف شمسی

ت۔ ث۔ دال۔ ذ۔ ر۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ل۔ ن۔

حروف قمری

الف۔ ب۔ ج۔ ح۔ خ۔ ع۔ غ۔ ف۔ ق ک۔ م۔ واو۔ ہ۔ ی۔

اب مثال میں جو شمس الرّحمان لکھا ہے۔ اسکو سمجھو۔ شمس (سورج) ایک لفظ ہے رحمان (مہربانی کرنے والا) دوسرا لفظ ہے رحمان کی ر حروف شمسی میں سے ہے۔

عربی کا قاعدہ ہے کہ اَل کا لام حرف شمسی میں مل جانے سے وہ ہی حرف بن جاتا ہے۔ جس میں وہ شامل ہو۔ جیسے رحمان کی ر میں لام شامل ہو کر ر بن گیا۔ اور اب۔ ر۔ دو ہوگئی یعنی۔ ر مشدّد ہوگئی۔ اس صورت میں لام کی آواز نہ رہی کیونکہ لام تو ر بن چکا۔ اس لئے شمس الرحمان بولا جاویگا۔ سمجھنے کے لئے بقیہ حروف شمسی کی مثالیں نیچے لکھدی ہیں۔

ت۔ نادر التّدبیر۔ ث۔ نادر الثّمر۔ دال۔ جمال الدّین۔ ذ۔ فضل الذکر۔ ز۔ ملک الزّمان۔ س۔ علیہ السّلام۔ ش۔ عظیم الشان۔ ص۔ علے الصّبح۔ ض۔ عید الضّحٰے۔ ط۔ نادر الطّبیب۔ ظ۔ نادر النّظیر (دایہ) ل۔ رحمت اللہ۔ چونکہ اَل کے بعد لام ہے۔ اس لئے لام مشدّد ہوگیا۔ ن۔ ضیق النفس۔

حروف قمری میں جب اَل کا لام شامل ہوتا ہے تو لام اپنی آواز دیتا ہے۔ لام مشدّد نہیں ہوتا۔ جیسے عبدالکریم میں لام کاف نہیں بنا۔

سمجھنے کیلئے حرف قمری کی مثال نیچے لکھدی ہیں۔

الف۔ مخدوم الارث۔ ب۔ سلطان البحر۔ ج۔ جواب الجواب۔ ح۔ معلم الحکیم۔ خ۔ مالک الخزانہ۔ ع۔ معلم العلماء۔

غ۔ ہاتف الغیب ۔ ف۔ فی الفور۔ ق خارج القوم ک۔ بحر الکاہل ۔ م ۔ قریب المرگ ۔ واو ۔ فی الواقعہ ۔ ہ۔ سلطان الہند ۔ ی ملک الیمن ۔

مولوی صاحب کے سمجھانے پر کمانڈنگ صاحب نے مولوی صاحب کا شکریہ ادا کر کے کہا کہ یہ قاعدہ تو آج ہی معلوم ہوا ہے۔ کمانڈنگ صاحب نے شمس الرحمان کو بُلا کر قاعدہ سمجھا دیا اور کہا کہ تبلاؤ فیاض الدین پے حوالدار نے تمکو تمہارا نام بولنا صحیح تبلایا یا کیا؟ شمس الرحمان نے جواب دیا کہ جناب اب میری تسلّی ہو گئی۔ اور پھر وہ فوجی سلام کر کے اپنے کوارٹر کو چلا گیا۔

حکایت

ذکر کیا جاتا ہے کہ کسی گاؤں میں دو طالب علم تھے۔ ایک کا نام احمد اور دوسرے کا محمود۔ ان میں سے احمد کی طبیعت ایسی واقع ہوئی تھی کہ وہ ہر ایک بات کی تہ تک پہونچنا چاہتا تھا۔ اس کے خلاف محمود محض لکیر کا فقیر تھا۔ جو کچھ اُستاد تبلا دیتے تھے وہ اس کے آگے قدم نہیں بڑھاتا تھا۔ ایک روز احمد نے محمود سے کہا کہ تمنے

کبھی اس بات پر بھی غور کیا ہے کہ مصطفےٰ۔ دعوے۔
اولےٰ۔ اعلےٰ وغیرہ الفاظ کے آخر میں حرف ی لکھا
جاتا ہے اور ی کی آواز اس کے تلفظ میں نہیں پائی جاتی
بلکہ الف کی آواز پائی جاتی ہے۔ پھر اس کی کیا وجہ ہے
کہ جہاں الف کی آواز ہیں وہاں تحریر میں الف نہ لکھا
جاکر ی لکھی جاوے۔ محمود نے کہا کہ بھائی عربی الفاظ
کے لکھنے کے قاعدے بڑے مشکل ہیں اور تم تو میری
عادت جانتے ہی ہو کہ میں ایسی باتوں پر غور نہیں کرتا۔
ہاں اگر مولوی صاحب اس کی وجہ فرماتے تو میں تم کو بتلا
سکتا تھا۔ احمد نے کہا تو کیا ایسی باتوں کا سوچنا اور علمی
واقفیت حاصل کرنا تمہارے نزدیک گناہ ہے۔ محمود نے
جواب دیا کہ نہیں گناہ نہیں بلکہ ایک اچھی بات ہے۔ اور
میں بھی یہ ہی چاہتا ہوں کہ تمہاری طرح ایسی باریک
باتوں پر نظر ڈال کر مزید واقفیت حاصل کروں مگر قدرت
نے میرے دل کو یہ صفت عطا نہیں کی۔ اس لئے مجبوری
ہے۔ مگر میں تمہارے خیال کے خلاف نہیں ہوں۔ آؤ
چلو مولوی صاحب سے دریافت کریں کہ اس کی کیا وجہ ہے
آخر یہ دونوں مولوی صاحب کی خدمت میں پہنچے۔ اور
دریافت کیا کہ مصطفےٰ۔ دعوے۔ فتوے وغیرہ میں الف

کے تلفظ کی جگہ ی لکھنے میں کیوں آتی ہے۔ مولوی صاحب نے ان کی اس باریک بینی کی داد دی۔ مگر جواب دینے سے بالفعل مجبور رہے۔ کیونکہ یہ بات اب تک اُن کے خیال میں بھی نہیں آئی تھی۔ دل میں یہ سوچا کہ بالفعل ان کو حیلہ حوالہ میں رکھا جاوے۔ اور کتاب قواعد عربی دیکھ کر جواب شافی دیا جاوے۔ چنانچہ اُن سے کہدیا کہ اس کا جواب کل دیا جاوے گا۔ بعدہٗ کتاب وغیرہ دیکھ کر جو جواب دیا وہ حسب ذیل ہے۔

عربی کا قاعدہ یہ ہے کہ عربی کے لفظ میں دو یا دو سے زیادہ حرف کے پیچھے اگر صرف الف کی آواز ہوگی تو الف کے بدلہ ی لکھی جائے گی۔ اور چونکہ الف کے بدلہ ی لکھی جاتی ہے۔ اس لئے پہچاننے کے لئے ی پر ایک چھوٹا سا الف بنا دیا جاتا ہے جیسے دعویٰ اور جب الف کے ساتھ ۃ مدور کی آواز ہو تو الف ہی لکھا جائے گا جیسے مسماۃ زمانہ حال میں اس طرح بھی لکھتے ہیں مسمّات

احمد و محمود یہ جواب سُنکر مطمئن ہو گئے۔ اور اُنہوں نے سمجھ لیا کہ الف کی آواز کی بجائے جو ی لکھی جاتی ہے۔ کسی غلطی کی بناء پر نہیں ہے بلکہ حسب قاعدہ ہے۔

مولوی صاحب نے ان دونوں کو ہدایت کی کہ آیندہ ایسی باریک باتوں پر غور کریں اور بلا تامل مجھ سے دریافت کر لیا کریں۔ میں اس کے جواب دینے سے کبھی ناخوش نہ ہوں گا۔

حکایت

کہا گیا ہے کہ ایک دفعہ ایک انسپکٹر صاحب مدارس کسی گاؤں کے مدرسے کا معائنہ کرنے گئے۔ تیسری کلاس کے طالب علموں کو دیکھا اور ان سے چند زبانی باتیں دریافت کرنے کے بعد کہا کہ وہ اپنا سبق جو آج پڑھا ہے سُنا دیں سب سے پہلے جس لڑکے کا اُنہوں نے سبق سُنا۔ وہ اُدھم پرکاش تھا اور وہ کتاب کہ جس کا سبق سُنا گیا تھا اُردو کی تھی۔ اس کی عبارت یہ تھی۔

عزیز من۔ تم کو پہلے ہدایت کی گئی تھی کہ پڑھنے لکھنے کی طرف رغبت اور آوارہ گردی سے نفرت کرو۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ تم اپنی عادت سے باز نہیں آئے ہو۔ لہٰذا اب کی مرتبہ سخت تاکید کی جاتی ہے کہ بموجب ہدایت عمل کرو۔ اور حامل ہٰذا کے ہاتھ میرے کپڑے بھجواؤ۔

اُوم پرکاش نے جب اس عبارت کو پڑھا تو تلفظ لہاذا کی بجائے لہٰذا اور ہاذا کی بجائے ہذا پڑھا۔ انسپکٹر صاحب نے لڑکے سے کہا کہ ان دونوں لفظوں کا تلفظ غلط ادا کیا ہے کیونکہ وہ الف جو لکھنے میں نہیں آتا اور تلفظ میں شامل کیا جاتا ہے۔ اس کو تم نے تلفظ میں ادا نہیں کیا۔ لڑکے نے جواب دیا کہ مجھے یہ بات نہیں بتائی گئی کہ کس موقع پر ایسا الف تلفظ میں بولا جاتا ہے کہ جو لکھنے میں نہیں آتا۔ انسپکٹر صاحب نے جماعت کے ماسٹر سے کہا کہ اب آپ اس لڑکے کو سمجھائیے کہ کس موقع پر ایسا الف باوجود تحریر میں نہ آنے کے بولنا چاہئے۔ غریب ماسٹر سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہہ سکا کہ میں خود بھی اس بات سے ناواقف ہوں۔ چونکہ ایسی باریک باتوں پر بہت سے آدمیوں کی نظر نہیں پہونچتی ہے۔ اس لئے انسپکٹر صاحب نے ماسٹر کے جواب پر کوئی اظہار خفگی نہیں کیا بلکہ بڑی سنجیدگی سے حسب ذیل قاعدہ بتایا۔

عربی کے بعض الفاظ ایسے ہیں کہ جن میں الف ہوتا ہے لیکن لکھنے میں چھوڑ دیا جاتا ہے۔ جبکہ الف اسم اشارہ کے پہلے آوے۔ جیسے ہا۔ ذا۔ سے ہٰذا۔

تشریح۔ فارسی میں اشارہ کیلئے دو لفظ ہیں آں اور

ایں اور اردو میں وہ اور یہ جیسے وہ ہاتھی ۔ یہ گھوڑا ۔

عربی میں اشارہ قریب کے لئے ہٰذا اور دور کے لئے بعید ۔ ہا اور ذا سے ہذا بنا ہے ۔ ذا اسم اشارہ ہے اور ذا سے پہلے ہا کا الف ہے ۔ اسلئے الف چھوڑ دیا اور بولنے میں ہاذا بولا جاتا ہے ۔ اور جو الف چھوڑا جاتا ہے ۔ وہ ہ کے اوپر چھوٹا سا بنا دیا جاتا ہے ۔ جیسے ہٰذا میں ۔ اس کے بعد انسپکٹر صاحب ماسٹر صاحب کو یہ ہدایت کرتے ہوئے (کہ وہ ایسی باریک باتوں کو جاننے اور لڑکوں کو سمجھانے کی ہمیشہ کوشش کیا کریں) دوسری جماعت میں چلے گئے ۔

حکایت

سُنا گیا ہے کہ ایک مولوی صاحب مکتب پڑھایا کرتے تھے اور لچھمن ان سے گُلستاں پڑھا کرتا تھا ۔ لچھمن اپنے سبق کا اردو ترجمہ لکھ کر مولوی صاحب کو ملاحظہ کراتا تھا ۔ ایک روز کے سبق میں لچھمن نے یہ بیت بھی پڑھی ۔

پرتوِ نیکاں نگیرد ہر کہ بنیادش بد ست
تربیت نااہل را چوں گردگاں بر گنبد ست

لچھمن اس کا ترجمہ یہ کر کے لایا کہ جس شخص کی طینت خراب ہوتی ہے۔ اس پر نیک آدمیوں کا اثر نہیں ہوتا۔ اور ایسے نالائق کو تعلیم دینا ایسا ہے جیسے گنبد پر اخروٹ رکھنا۔

مولوی صاحب نے لچھمن کی کاپی دیکھ کر کہا کہ بھائی لچھمن تم نے لفظ گمبد تو غلط لکھا ہے۔ دیکھو اس طرح لکھنا چاہیئے گنبد لچھمن نے پوچھا کہ جناب گمبد کے تلفظ میں نون تو شامل نہیں ہے۔ جناب نے نون کیسے لکھا۔ مولوی صاحب نے سمجھایا کہ دیکھو ہمیشہ یاد رکھو جہاں کہیں میم ساکن کے بعد حرف ب کی آواز ہو تو میم کے بجائے نون لکھنا چاہیئے جیسے چمبیلی کو چنبیلی۔ تمبولی کو تنبولی اسی طرح گمبد کو گنبد۔

لچھمن نے عرض کی کہ میں اب تک اس قاعدہ سے ناواقف تھا اور یہ غلطی اسی ناواقفیت کا نتیجہ ہے آیندہ احتیاط رہیگی۔

حکایت

راقم رہبر املا ہائی سکول الور میں جناب معلم العلما قاضی امداد علی صاحب کے پاس منشی کلاس میں پڑھا کرتا تہا۔ ایک روز مدرسہ میں کریم بخش و غفور بیگ جناب والا قاضی

صاحب کی خدمت میں حاضر آئے۔ کریم بخش نے عرض کی کہ ۱۰ امنٹ کا اگر آپ وقت دیں تو کچھ عرض کیا جاوے قاضی صاحب اُس وقت کلاس کو قصائد عرفی کا سبق دے رہے تھے۔ جناب قاضی صاحب نے فرمایا ذرا ٹھہرو۔ اس کے بعد کریم بخش کو اجازت دی گئی کہ وہ اپنا ماجرا بیان کرے کریم بخش نے عرض کی کہ آج رات کو مسجد میں یہ مناجات (کہ جو کاغذ پر لکھی ہوئی تھی) میں پڑھ رہا تھا۔ غفور بیگ پر اس مناجات کا کچھ ایسا اثر پڑا کہ اس کو اس مناجات کے یاد کرنے کا شوق پیدا ہوگیا اور مجھ سے کہا کہ یہ مناجات مجھے لکھوا دو۔ میں نے کہا لکھو۔ چنانچہ میں بولتا رہا اور یہ لکھتا رہا جب غفور لکھ چکا تو مجھے صحیح کرنے کے لئے دی۔ میں نے اس کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس مناجات کی پانچویں سطر میں جو لفظ خوش ہے۔ اسکو اس نے اس طرح خُش لکھا۔ میں نے کہا کہ بھائی اس لفظ میں واو اور لکھنا چاہئے تھا۔ اس کے جواب میں غفور نے کہا کہ آپ خُش بولے تھے۔ خوش نہیں بولے۔ میں نے کہا کہ ایسے موقع پر خُش لکھنے میں آتا ہے بولنے میں نہیں آتا۔ غفور نے کہا کہ لکھنے والے کو یہ کیسے معلوم ہو کہ خُش میں واوٗ اور شامل کرنا چاہئے لکھنے والا تو وہی آواز لکھیگا جو بولنے والے کی ہوگی

تم کوئی قاعدہ بتلاؤ۔ میں نے کہا کہ پورا قاعدہ تو میرے اُستاد نے مجھے بتایا نہیں صرف یہ بتایا تھا کہ خوش۔ خود۔ خواب۔ خور وغیرہ ایسے الفاظ میں واؤ لکھا کرتے ہیں بولتے نہیں اور ایسے واؤ کا نام واؤ معدولہ ہے۔ غفور بیگ نے کہا کہ بھائی تم کو اپنے اُستاد سے پوچھنا چاہئے تھا کہ ایسے واؤ کی پہچان کیا ہے۔ میں تو تمہارے کہنے سے خاک بھی نہ سمجھا۔ چلو اُس کا اصلی قاعدہ دریافت کریں چنانچہ جناب کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں۔ قاضی صاحب نے اس مناجات کو کہ جو کاغذ پر لکھی ہوئی تھی پڑھی۔

مُناجات

تری ذات پاک ہے اے خُدا — تیری شان جلّ جلالہٗ
تیرا نام ہے مالک کبریا — تیری شان جلّ جلالہٗ
کوئی شاہ کوئی امیر ہے کوئی بینوائے فقیر ہے۔
جسے چاہا ویسا بنا دیا — تیری شان جلّ جلالہٗ
جو چمن میں ہے ترا رنگ و بو تو زباں پہ طوطی کی تو ہی تو۔ تیری
پڑھیں کیوں نہ بلبل خوش نوا۔ تیری
یہ زمیں بنی وہ فلک بنا یہ بشر بنے وہ ملک بنے
اسی لفظ کن کا ظہور تھا — تری شان جلّ جلالہٗ

اس مناجات کے پڑھنے کے بعد جناب قاضی صاحب نے غفور بیگ کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ عزیز غفور تم نے جو اس طرح خشں لکھا ہے غلط ہے ۔ اس میں واؤ اور شامل کرنا چاہیئے تھا۔ دیکھو ایسے واو کی پہچان یہ ہے کہ واؤ سے پہلے ہمیشہ خ ہوگی ۔اور واؤ کے بعد ان 8 حرفوں میں سے ایک حرف ہوگا۔

الف ۔ دال ۔ ر ۔ س ۔ ش ۔ ن ۔ ہ ۔ ی ۔

اور لکھنے والے کو یا پڑھنے والے کو ان دونوں پہچانوں کا خیال رکھنا چاہیئے ۔کریم بخش و غفور بیگ قاعدہ سمجھ کر اور سلام کرکے خوش خوش ہوتے ہوئے چلے گئے ۔اور مجھ راقم کو اب تک یہ بات یاد ہے۔

حکایت

کہا جاتا ہے کہ ایک رئیس نے بہ سبیل تذکرہ ایک ماسٹر صاحب سے کہا کہ آپ جلدی سے جلدی معمولی اردو کتنے روز میں لکھنا اور پڑھنا سکھا سکتے ہیں۔ ماسٹر صاحب نے جواب دیا کہ جناب ہر طالب علم کے ذہن و حافظہ پر منحصر ہے ۔ اگر طالب علم ذہین اور بہتر حافظہ والا ہو تو حروف شناسی کے بعد 15 روز میں اسکو لفظ لکھنا آجاوے گا ۔ اور اس کے 15 روز بعد کتاب پڑھنے کی

استعداد پیدا ہوجاوے گی۔ لیکن یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ان
13 حروف الف۔ ع۔ ت۔ ط۔ ث۔ س۔ ص۔
ح۔ ہ۔ ذ۔ ز۔ ظ۔ ض کے لکھنے میں غلطی نہ کرے کیونکہ
ان حرفوں کو تو اُسی حالت میں صحیح لکھ سکتا ہے۔ جبکہ اِن
حرفوں کی آواز اور مخرجوں سے پوری واقفیت ہوجائے۔
رئیس نے کہا یہ تو ٹھیک ہے کہ ان 13 حرفوں کے لکھنے میں
تو اچھے پڑھے لکھے آدمیوں سے غلطی ہونا ممکن ہے۔ لیکن ماسٹر
صاحب یہ توقرینِ قیاس نہیں کہ ایک مہینے میں اردو لکھنا اور
پڑھنا آجائے۔

ماسٹر صاحب نے کہا کہ جناب میں نے ایک جدید تجویز کر کے
تجربہ کرلیا ہے۔ رئیس نے کہا کہ اچھا آپ میرے لڑکے ہرکیشن
کو کل سے اپنی شاگردی میں لیجئے۔ ماسٹر صاحب نے جواب دیا کہ
جناب دو۔ تین روز میں ہری کشن کی ذہانت اور حافظہ کی
میں جانچ کرلوں۔ اس کے بعد آپ سے اس کے متعلق
گفتگو کروں گا۔

رئیس نے کہا کہ یہ دُرست ہے۔ چنانچہ دوسرے روز
ہری کشن ماسٹر صاحب کے پاس تعلیم کے لئے آیا اور ماسٹر
صاحب نے تعلیم دینا اس طرح شروع کیا کہ اول روز 15
حرف بتلائے ہری کشن نے تھوڑی ہی دیر میں یاد کرلئے اِن

طرح دوسرے اور تیسرے روز ماسٹر صاحب نے اور حروف
بتلائے اور ہری کشن نے یاد کر لئے اور اچھی طرح ہری کشن
کل حرف پہچاننے لگ گیا۔ ماسٹر صاحب کو ہری کشن کے
ذہن اور حافظہ کا اندازہ ہو گیا۔ ماسٹر صاحب نے جا کر رئیس
سے کہا کہ ہاں جناب اب ایک مہینے میں ہری کشن اردو
لکھ پڑھ سکیگا۔ رئیس نے کہا اچھا ایک ماہ بعد امتحان لونگا
اگر ہری کشن امتحان میں پاس ہو گیا تو آپ کو کافی انعام
دیا جائے گا۔ ماسٹر صاحب خاموش ہو کر چلے آئے۔ دوسرے
روز ہری کشن نے آ کر ماسٹر صاحب کو سلام کیا۔ ماسٹر صاحب
نے ہری کشن کو اپنے پاس بٹھا لیا اور خود لکھ کر سمجھانے
لگے کہ دیکھو ہری کشن ان حروف ب 1 پ 2 ت 3 ٹ 4
ث 5 ن 6 ی 7 ل 8 ک 9 گ 10 کا کیا نام ہے۔ اور گنتی میں
کتنے ہیں۔ ہری کشن نے ان حرفوں کے نام اور دس 10 کی
تعداد بتلا دی۔ ماسٹر صاحب نے کہا کہ دیکھو یہ دس 10 حروف
جب س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ف۔ ق۔ و۔
ی میں خود ملیں گے تو اپنی اصلی صورت چھوڑ کر اس ل
صورت سے ملیں گے جیسے بس۔ پشت۔ تصویر۔
ٹوپی۔ ثقالت۔ نفرت۔ یقین۔ لف۔ کس۔
گو وغیرہ۔ ماسٹر صاحب نے پوچھا سمجھ گئے یا نہیں؟ ہری کشن

نے کہا سمجھ گیا - ماسٹر صاحب نے کہا اچھا چھٹی -
دوسرے روز ہری کشن کو سمجھایا کہ کل جو ہم نے ۱۵ حروف تم کو بتلائے تھے - ان میں سے حرف نمبر 1 لغایت 7 جب الف - د - ک - گ - ل بن خود ملیں گے تو اپنی صورت بدل کر اس ہ شکل سے ملیں گے - جیسے یا پد تگ ٹک ثل نا یک -
بولو ہری کشن آج کا سبق سمجھ لیا یا نہیں - ہری کشن نے کہا جناب خوب اچھی طرح - پھر ماسٹر صاحب نے کہا کہ جاؤ گھر جاکر کل کا اور آج کا سبق ذہن نشین کرنا - اور لکھکر مشق کرنا -
تیسرے روز ہری کشن نے اپنی مشق کی ہوئی کاپی ماسٹر صاحب کو ملاحظہ کرائی - ماسٹر صاحب نے مشق دیکھ کر ہری کشن سے شاد باش کہا اور ۲ دو روز کے بتلائے ہوئے سبق کے متعلق نئے نئے لفظ ہری کشن سے لکھا کر اُس کی سمجھ کی جانچ کی اور پھر یہ بتلایا کہ دیکھو کل ہم نے جو حرف نمبر ایک لغایت 7 بتلائے تھے وہ حرف جب لفظ کے درمیان یا جب آپس میں اور حرف ر میں ملتے ہیں تو اس ہ شکل سے ملتے ہیں جیسے بتلا - تیز - بب پٹ تب - ٹٹ - ثث - بن - بیت - پر - اب تم میرے سامنے ان کی مشق کرو اور نئے لفظ بنا کر لکھو - چنانچہ

ہری کشن نے مشق کی۔ اور دو چار لفظ اپنی طبیعت سے
بنا کر لکھے۔ ماسٹر صاحب نے عمر دراز کہہ کر رخصت دیدی۔
چوتھے روز ماسٹر صاحب نے یہ سبق دیا کہ وہی حرف
نمبر ایک لغایت ۷ جب ج چ ح خ م میں خود
ملیں گے تو اس ر صورت سے ملیں گے جیسے بج بچ
بخ نخ۔ نج تج۔ تم اس قدر بتلانے کے بعد ماسٹر
صاحب نے کہا ہری کشن آج کا سبق آسان ہے۔ اگر
کہو تو تھوڑا سا اور بتلا دوں۔ ہری کشن نے کہا کہ آپ
کی مرضی اور بتلا دیجئے۔ ماسٹر صاحب نے کہا کہ حرف ع
جب کسی لفظ کے درمیان یا کسی حرف سے ملا ہوا آخر میں
ہوتا ہے تو ع کی یہ ـعـ صورت ہو جاتی ہے جیسے معلم ملمع
آج کا سبق یاد ہو جانے کے بعد ہری کشن کو چھٹی دیدی۔
پانچویں روز ہری کشن کو یہ سبق دیا گیا کہ اردو اور فارسی
کے لفظ کے شروع و درمیان و آخر میں حرف ہ علیحدہ
علیحدہ صورت اختیار کرتی ہے۔ لفظ کے شروع میں یہ
ہـ صورت جیسے ہفت۔ ہوا۔ اور ہ اگر الف۔ دال
لام میں ملیگی تو اس صورت سے ہ ملتی ہے۔ جیسے
تھا راج تمہارا اور کسی لفظ کے آخر میں ساکن حرف
کے بعد ہ ہوتی ہے تو اصلی صورت میں لکھی جاتی ہے۔

جیسے راہ - ہمراہ - اور جب کسی حرف متحرک کی آواز ظاہر کرتی ہے تو اس ہ صورت سے آخر میں ملتی ہے جیسے راستہ - آہستہ - اس قدر بتلانے کے بعد ماسٹر صاحب نے کہا کہ آج کا سبق بڑا ہے گھر جا کر خوب یاد کرنا - اور ذہن نشین کرنا - اب رخصت -

چھٹے روز یہ سبق دیا گیا کہ ک - گ جب الف - ل میں خود ملتے ہیں تو اس کا صورت سے ملتے ہیں - جیسے کا کل جنگل اتنا بتلا کر ماسٹر صاحب نے پوچھا کہ یہ صورت حـ 1 - سـ 2 - صـ 3 - طـ 4 - ۆ 5 ۏ 6 کن کن حروف کی ہے ؟

ہری کشن نے کہا کہ حرف نمبر ایک ح نمبر 2 س نمبر 3 ص نمبر 4 ط نمبر 5 ق ہے نمبر 6 کو میں نہیں پہچانتا - ماسٹر صاحب نے کہا کہ یہ ف ہے جب کوئی حرف ف میں شامل ہو جاتا ہے تو یہ اپنی صورت ایسی ـفـ اختیار کر لیتی ہے - ماسٹر صاحب نے پوچھا ہری کشن یہ بتلاؤ کہ حرف نمبر ا کو اگر چ ج خ بنانا چاہیں تو بن سکتا ہے یا نہیں؟ ہری کشن نے جواب دیا کہ نقطے کم و بیش لگانے سے بن سکتا ہے - اسکے بعد ماسٹر صاحب نے کہا کہ ہم نے جو 6 ادھوری یعنی ناتمام صورت لکھی ہیں یہ لفظ کے شروع و درمیان میں لگتی ہے - جیسے خط شہر مصیبت تعطیل

قوم مفت صحبت یہ سبق دینے کے بعد ماسٹر صاحب
نے 35 حروف جو لفظ کے شروع و درمیان و آخر میں جس
جس صورت سے ملتے اور رہتے ہیں اُن کا ایک نقشہ بناکر
ہری کشن کو دیا جیسا کہ اس کتاب کے دوسرے بیان میں
شامل ہے اور کہا کہ کل کی تمہاری چھٹی ہے۔ اس نقشہ کو
اچھی طرح سمجھ لینا۔ ہری کشن سلام کر کے چلا گیا۔ آج
ساتویں دن ہری کشن آیا اور ماسٹر صاحب کے دریافت کرنے
پر کہا کہ ہاں میں نے نقشہ کو اچھی طرح سمجھ لیا ہے۔ آپ کوئی
لفظ بولیں۔ میں لکھ دونگا۔ ماسٹر صاحب نے اول ہلکے ہلکے
نام ہندوؤں کے لکھائے وہ اُس نے لکھدئے۔ اس کے
بعد چھوٹے چھوٹے فقرے لکھوائے وہ بھی لکھدئے۔ ماسٹر
صاحب نے خوش ہو کر آج جلدی چھٹی دیدی۔

آٹھویں روز ماسٹر صاحب نے طریقہ تحریر یہ بتلایا کہ فارسی
اور اردو دائیں ہاتھ سے بائیں طرف لکھی جاتی ہے۔ جس
لفظ کے جتنے حرف ایک وقت میں مُنہ سے نکلے وہ سب
ملا کر ایک جگہ لکھے جاتے ہیں جیسے نصیحت نصیب۔
مستغیث۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ 9 حروف الف
د۔ ڈ۔ ذ۔ ر۔ ڑ۔ ز۔ ژ۔ واؤ لفظوں میں کسی طرف
ہوں۔ یہ آپس میں نہیں ملتے۔ دوسرے حرف اگر ان تو

حرف سے پہلے آویں تو وہ ان میں بطور پیوند مل جاتے ہیں جیسے مال میں میم الف سے ملا۔ پدر میں پ۔ نذر میں ن۔ ربڑ میں ب۔ میز میں ی بطور پیوند ملی ہے۔ ان نو حرف میں سے کسی حرف کے پیچھے جو حرف آوے گا۔ وہ علیحدہ لکھا جاوے گا۔ جیسے آب۔ سورج بزرگ۔ بڑا۔

35 حروف میں سے 21 حروف نقطے و نشان والے ہیں اور 14 حروف ایسے ہیں جن پر نقطے نہیں ہیں جو نقشہ حروف تعلیمی کا میں نے دیا ہے اسکو دیکھ لو اور جو حروف ایک صورت کے ہوتے ہیں۔ ان کو ایک دوسرے میں فرق دکھانے کے لئے نقطہ و نشان لگائے جاتے ہیں۔ اور جن حروف کی صورت علیحدہ علیحدہ ہے اور وہ پوری صورت سے لکھے جاویں تو ان پر نقطے لگانا ضروری نہیں ہیں۔ جیسے ف ق ل ی لیکن جب یہ ہی حروف ادھورے یعنی ناتمام لکھے جاویں تب فرق ظاہر کرنے کے لئے نقطے لگائے جاتے ہیں جیسے قفر قفر۔ اس قدر سمجھانے کے بعد ماسٹر صاحب نے ہری کشن سے پوچھا کہ آج کا سبق سمجھ گئے یا نہیں۔ ہری کشن نے کہا جی ہاں۔ ماسٹر صاحب نے کہا اچھا بتلاؤ۔

سوال

کون کون حرف آپس میں نہیں ملتے ہیں؟
ہری کشن نے قریب قریب جواب صحیح دیدیا۔ ماسٹر صاحب نے چھٹی دیدی اور کہا کہ کل اردو کی پہلی کتاب لیتے آنا۔
دوسرے روز ہری کشن کتاب لیکر آگیا۔ ماسٹر صاحب نے لفظ کے ہجے کرکے ۲ دو سطر پڑھائی اور دو چار دفعہ کہلا کر ہری کشن سے کہا کہ اب تم خود بولو۔ وہ پڑھتا رہا جہاں زبر زیر پیش کی غلطی ہوتی تھی۔ ماسٹر صاحب بتلاتے رہتے تھے۔ جب سبق یاد ہو گیا تو ماسٹر صاحب نے کہا کہ سبق کی نقل کرو۔ ہری کشن نے اس کی نقل کردی۔ ماسٹر صاحب نے نقل میں جہاں جہاں درستی کرنی تھی وہاں کردی اور چھٹی دیدی۔
اب دسویں دن سے 8 دن تک یہ ہی سلسلہ جاری رہا اس کے بعد ہری کشن سے خود مطالعہ کرانا شروع کردیا۔ غرضیکہ اب ہری کشن میں یہ استعداد ہو گئی کہ سبق کا صحیح مطالعہ کرلیتا تھا۔ اور سبق کی نقل بھی ٹھیک کرلیتا تھا۔ اب ایک مہینے کی معیاد میں چھٹی کے دن نکالنے کے بعد ۶ روز باقی رہ گئے۔ اس کے بعد ماسٹر صاحب پڑھے

ہوئے سبق کو زبانی بولتے تھے اور ہری کشن سے روزہ لکھاتے تھے۔ اب مہینہ پورا ہوگیا۔

رئیس نے ماسٹر صاحب کو بلوایا۔ ماسٹر صاحب آئے اور آپس میں باتیں شروع ہوئیں۔ بالآخر رئیس نے اردو کی کتاب لے کر بولنا شروع کیا اور ادھر ہری کشن نے لکھنا دو یا تین سطر ہی ہری کشن لکھ چکا تھا کہ باپ کے دل میں بیٹے کے لکھے ہوئے کو دیکھنے کا شوق پیدا ہوا۔ اور کاپی اُس کے ہاتھ میں سے لیکر خود نے پڑھی۔ اور بعدہ اپنے بیٹے سے پڑھوائی۔ اس کا پڑھا ہوا اور لکھا ہوا تو سبق تھا ہی۔ جلدی سے اُس نے پڑھ دیا اس کے بعد باپ نے دو چار نام لکھوائے وہ بھی لکھدئے۔ رئیس اپنے بیٹے اور ماسٹر صاحب سے بہت خوش ہوا۔ اور کہا کہ ماسٹر صاحب واقعی جو آپ نے کہا تھا۔ وہی کرکے دکھا دیا۔ اس کے بعد ماسٹر صاحب کو پانچ بیگہ آراضی جاہی انعام میں دیکر اس کا پٹہ ماسٹر صاحب کے نام جاری کرنے کا حکم دیدیا اور ماسٹر صاحب سے یہ بھی کہہ دیا کہ آئیندہ اسے اپنی تعلیم میں رکھیں۔ رئیس نے بیٹے سے پوچھا کہ تم کیا چاہتے ہو۔ بیٹے نے کہا سینما ہاؤس۔ رئیس نے سینما ہاؤس کے بنوانے کا حکم دیدیا۔

بیان متعلق اضافت

فارسی کی صحیح املا کی تکمیل کے لئے ایک امر مدِّ نظر اور رکھنا پڑتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جہاں دو اسم آپس میں ملتے ہیں تو اُن میں ایک ناتمام تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس ناتمام تعلق کا مخفف نام اضافت ہے۔ اور اس کی یہ (ِ) علامت ہے جو اسم تعلق پیدا کرتا ہے۔ اُس کا مخفف نام مضاف اور جس کے ساتھ تعلق پیدا کیا گیا اس کا مخفف نام مضاف الیہ ہے۔ گویا 3 نام ہوئے اضافت۔ مضاف۔ مضاف الیہ۔ اضافت کی یہ (ِ) علامت مضاف کے آخری حرف پر لگائی جاتی ہے اس علامت سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ آگے لکھے ہوئے لفظ سے تعلق ہے۔ سمجھنے کے لئے اس مثال پر غور کرو۔ سگِ زید (کتا زید کا) سگ (کتا) زید (نام آدمی)۔ سگ مضاف ہے۔ اور سگ کے نیچے جو لکیر زیر کی صورت کی لگی ہوئی ہے یہ اضافت ہے۔ زید مضاف الیہ ہے کیونکہ کتے کا تعلق زید سے ہے۔ اور ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ فارسی کی املا میں مضاف پہلے اور مضاف الیہ پیچھے لکھا جاتا ہے۔ اور اردو میں مضاف الیہ پہلے جیسا